REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD NO. P/GDP 3.

جلد ٢٧　　شمارہ ٣٦

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ١٥ روپے
ششماہی ٨ روپے
ممالک غیر ٣٠ روپے
فی پرچہ ٣٠ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516

٣/شوال ١٣٩٨ھ　　٧/تبوک ١٣٥٧ ہش　　٧/ستمبر ١٩٧٨ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ٥/تبوک (ستمبر) - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ یکم ستمبر ٧٨ء کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ حضور لندن میں مقیم ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے عید الفطر کے مبارک موقعہ پر درویشان و احباب جماعت ہندوستان کے لئے عید مبارک اور دعائیہ پیغام ارسال فرمایا ہے جو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خطبہ عید الفطر میں پڑھ کر سنایا۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازئ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ٥/تبوک (ستمبر) - رمضان شریف کے ٢٩ روزے پورے ہونے کے بعد ۴/۵ ستمبر کی درمیانی رات شوال کا چاند نظر آجانے پر آج مقامی طور پر عید الفطر کی تقریب منائی گئی۔ نماز عید کی ادائیگی کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مردوں کے لئے مسجد اقصیٰ میں اور عورتوں کے لئے مسجد مبارک اور ملحقہ بیت الفکر اور دالان حضرت ام المومنین میں انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ نو بجے صبح محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب (باقی صفحہ ١٢ پر)

افسوس! محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی درویش ناظر بیت المال آمد وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ○

اخبار بدر کی گزشتہ اشاعت میں احباب کرام تک مختصر رنگ میں یہ خبر پہنچائی جا چکی ہے کہ محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی درویش ناظر بیت المال آمد بعمر ٧١ سال مورخہ ٢٨/اگست کی رات سوا نو بجے کے قریب اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے سبب قادیان میں وفات پا گئے۔ مرحوم اس روز صبح دفتر بھی گئے۔ اور ڈاک وغیرہ ملاحظہ فرماتے رہے۔ نماز عصر مسجد مبارک میں تشریف لا کر ادا کی۔ نماز کے بعد گھر سے نکلے تو کمزوری زیادہ ہو جانے کے باعث بمشکل احمدیہ بازار تک پہنچ سکے۔ وہاں کسی نے اُن کی یہ حالت دیکھ کر واپس گھر تشریف لے جانے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ راستہ میں سستاتے ہوئے گھر پہنچے۔ نماز مغرب و عشاء گھر آ کر ادا کی۔ اس کے بعد کچھ دیر اپنے مکان کی بیٹھک میں بیٹھنے کے بعد رات کا کھانا کھایا اس کے بعد باہر صحن میں تشریف لے گئے۔ ایک اجابت ہوئی اس کے بعد ہی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی۔ آپ کو چارپائی پر بٹھایا گیا۔ اور تکلیف کے باعث زور زور سے کراہنے لگے۔ فوری طبی امداد کے لئے ڈاکٹر کو بلوایا گیا۔ مگر طبی امداد ملنے سے پہلے ہی آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر کے اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نماز تراویح ادا فرمانے کے بعد ابھی اپنے مکان پر تشریف لائے ہی تھے کہ آپ کو محترم چوہدری صاحب مرحوم کی وفات سے مطلع کیا گیا۔ چنانچہ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب اُسی وقت محترم چوہدری صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے۔ اور محترم چوہدری صاحب کے اہل و عیال کو تسلی وغیرہ دی۔ یہ المناک سانحہ آپ کے اہل و عیال اور قادیان میں مقیم سبھی احمدی احباب و خواتین پر برق کی صورت گرا۔ تمام احباب و مستورات بھی اُسی وقت محترم چوہدری صاحب کے مکان پر جمع ہو گئے۔ آپ کے ایک عزیز کی آمد کے انتظار میں نعش کو برف کا معقول انتظام کر کے رکھ دیا گیا۔ اگلے روز لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام جنازے کی تجہیز و تکفین مکمل کر لی گئی۔ بعد نماز عصر دفتر محاسب کے سامنے گلشن احمد کے صحن میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے درویشان کرام کی کثیر تعداد سمیت نماز جنازہ ادا فرمائی۔ اس موقعہ پر محترم چوہدری صاحب کے واقف کار غیر مسلم احباب کافی تعداد میں موجود تھے۔ چونکہ محترم چوہدری فیض احمد صاحب مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے اس لئے احباب بڑے جوش و شوق سے جنازہ کو کندھا دیتے ہوئے بہشتی مقبرہ لے گئے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے کافی لمبے فاصلے تک محترم چوہدری صاحب کے جنازے کو کندھا دیا۔ اور جنازے کے ساتھ بہشتی مقبرہ تک تشریف لے گئے جہاں مرحوم کو قطعہ نمبر ٥ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہو جانے پر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح سبھی احباب اپنے قابل احترام درویش بزرگ اور سلسلہ کے ایک فدائی خادم کو بہشتی مقبرہ کی آخری آرام گاہ میں ابدی نیند سوتے چھوڑ آئے۔ اَعْلَی اللّٰہُ دَرَجَاتِہٖ فِی الْجَنَّۃِ۔

مرحوم چوہدری صاحب کافی دیر سے ہائی بلڈ پریشر کے مریض چلے آ رہے تھے۔ اندرونی طور پر بہت کمزور ہو چکے تھے۔ مگر ظاہری طور پر صحت اچھی نظر آتی تھی۔ وفات کے روز صبح سے ہی کچھ کمزوری محسوس کر رہے تھے۔ لیکن پھر بھی اپنے مفوضہ فرائض پورے طور پر سرانجام دیئے اور آخری دم تک ہمت نہیں ہاری۔ اور سلسلہ کی خدمت میں لگے رہے۔

مرحوم سلسلہ کے نہایت مخلص، سنجیدہ طبع، باحوصلہ، بااثر و باعلم فرد تھے۔ آپ محترم حافظ غلام غوث صاحب قوم گوجر کھاریاں (ضلع گجرات۔ پاکستان) کے بیٹے تھے۔ آپ کے جدی رشتہ داروں میں آپ کے سوا کوئی احمدیت میں داخل نہیں ہوا۔ آپ کے دو بھائی مکرم غلام محمد صاحب اور مکرم نذیر احمد صاحب اور دو بہنیں ہیں۔ آپ نے مڈل تک تعلیم پائی اور پھر ٹریننگ لے کر پٹواری کے طور پر ملازم ہو گئے۔ آپ بہت خوشخط تھے۔ اور کچھ عرصہ اخبار بدر کی کتابت بھی کرتے رہے آپ ایک بہترین مضمون نویس بھی تھے۔ اس لئے اخبار بدر کی قلمی معاونت اس رنگ میں فرما دیتے کہ بسا اوقات مضمون براہ راست کتابت کر کے دے دیتے۔ آپ کچھ دیر فوج میں ملازم رہے۔ اور فوجی ملازمت سے فراغت کے بعد قادیان آ کر سلسلہ کی خدمت میں مشغول ہو گئے۔ مرحوم کو تقسیم ملک سے پہلے قادیان میں اور بعد میں لاہور میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبات و ارشادات قلمبند کرنے کے لئے بطور کارکن شعبہ زود نویسی کام کرنے کی سعادت ملی۔ اور حضرت مصلح موعودؓ کے قریب رہنے اور قریب سے حضورؓ کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اور آپ اپنی مجالس میں حضورؓ کے بارے میں بہت سے ایمان افروز واقعات بیان کیا کرتے تھے۔

آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی بڑی بیٹی مکرمہ راشدہ پروین صاحبہ آپ کی پہلی بیوی کی یادگار ہیں جو مکرم حمید اللہ صاحب حال مقیم امریکہ ابن مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی حیدر آباد کے ساتھ بیاہی ہوئی ہیں۔ (باقی دیکھئے صفحہ ... پر)

پرنٹر و پبلشر ... صلاح الدین ایم اے نے پرنٹ ویل پریس ... امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا سفر ناروے اور اوسلو میں ورود مسعود اور پرتپاک خیر مقدم

امریکن گروپ سے تبادلۂ خیالات، پریس کانفرنس کے ذریعہ اہل ناروے کو تبلیغ اسلام، دعوت استقبالیہ، انفرادی ملاقاتیں

اخبارات میں حضور کی تشریف آوری کا ذکر

حضور کے دورہ یورپ کی مورخہ ۲۴ر تا ۲۷ر جولائی ۱۹۷۸ء کی رپورٹ پیش خدمت ہے:۔

لندن سے روانگی

یورپین ممالک کا یہ دورہ جس کی ابتداء ہو رہی ہے کاروں پر اور کہیں کہیں FERRY پر ہوگا۔ اس سفر کی پہلی منزل ناروے کا دارالحکومت اوسلو ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا ۲۴ر جولائی صبح ساڑھے دس بجے مشن ہاؤس لندن سے بذریعہ موٹر کار روانہ ہوئے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب، سلیم ناصر باجوہ صاحب اور خاکسار راقم الحروف (مکرم یوسف سلیم شاہد ایم۔اے) کے علاوہ لندن سے مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب اور مرزا لقمان احمد صاحب سلمہما اللہ تعالیٰ، مکرم خان بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن۔ اور برادرم سعید احمد صاحب جسوال کو بھی قافلہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ مکرم امام صاحب کو حضرت صاحب کی کار ڈرائیو کرنے کی خصوصی سعادت حاصل ہوئی۔ قیام انگلستان کے دوران بھی حضور جہاں کہیں تشریف لے جاتے رہے حضور کی کار چلانے کی سعادت امام صاحب ہی کو ملتی رہی۔ برادرم جسوال صاحب کی اپنی کار ہے اور خود ہی ڈرائیور ہیں۔ اس میں قافلہ کے دیگر اراکین اور سامان ہے تیسری کار میں مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب اور مرزا لقمان احمد صاحب ہیں۔ یہ تینوں کاریں اس سفر میں استعمال میں رہیں گی۔

روانگی سے قبل حضور نے احباب سمیت اجتماعی دعا کرائی۔ اور پھر احباب جماعت نے جو حضور کی تودیع کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے مصافحہ کیا۔ اس موقع پر ... نوجوان عارف باری صاحب سے جو ایران سے تشریف لائے ہوئے تھے حضور نے فرمایا ایران میں مہدی معہود علیہ السلام کے متعلق کتابوں کی نمائش ہوتی ہے۔ ایران کی جماعت کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے ایسی کتابیں اور حوالے اکٹھے کر کے مرکز کو بھجواتے رہا کریں۔

کمیونٹی سکول میں قیام اور دوپہر کا کھانا

حضور کو HARWICH (ہیرچ) کی بندرگاہ پر الوداع کہنے کے لئے مکرم صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب مع بیگم صاحبہ اور بچے، صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد، مکرم منیر الدین صاحب شمس۔ مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ انگلستان۔ مکرم خالد اختر صاحب۔ عزیزم وسیم احمد چوہدری، منیر احمد خان رفیق، ہاشمی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لندن، مکرم چوہدری فتح محمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ مکرم چوہدری ادریس نصر اللہ صاحب، مکرم عبدالمالک صاحب لاہور بھی چار کاروں میں سوار حضور کے ہمراہ تھے۔ راستے میں ڈیڑھ بجے بعد دوپہر حضور تھوڑی دیر کے لئے CHAMSFORD کمیونٹی سکول میں رکے یہاں مکرم چوہدری رشید احمد صاحب اور چوہدری اعجاز احمد صاحب نے حضور کا استقبال کیا۔ مکرم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب سیکرٹری ضیافت نے حضور اور حضور کے ساتھ سفر کرنے والے جملہ احباب کو سکول کے لان میں دوپہر کا کھانا پیش کیا۔ اس سلسلہ میں عزیزم محمود میاں، ناصر سفیر، بشیر گلزار ولید احمد، اور دبیر احمد سلمہم اللہ نے کھانے کے انتظامات میں بڑی تندہی سے مکرم ڈاکٹر صاحب کا ہاتھ بٹایا۔ فجزاہم اللہ خیرًا۔ یہاں ہاتھ اٹھا کر بھی دعا کی گئی۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر مسٹر مارکس حضور کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ حضور نے اُن کا شکریہ ادا کیا۔ مسٹر مارکس نے بتایا کہ اس سکول میں ایشین اور مسلمان بچے بھی آتے ہیں لیکن اس وقت کوئی نہیں۔ سکول کی بڑی خوبصورت اور وسیع عمارت ہے۔ جس میں جملہ سہولتوں کے علاوہ بڑے خوش منظر لان اور کھیلوں کے میدان ہیں۔ احباب یہ سن کر حیران ہوں گے کہ اتنا وسیع انتظام صرف ۸۰ طلباء کے لئے کیا گیا ہے جو سوشل سروسز کے تحت یہاں تعلیم و تربیت پاتے ہیں۔ اُن میں اکثریت Problem Children کی ہوتی ہے جن کی کفالت خود حکومت کرتی ہے۔ حکومت کے لئے اس مسئلہ کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔ اکثر وہی لڑکے ہوتے ہیں جو ماں باپ سے سنبھالے نہیں جاتے۔ یا جن کے والدین زندہ نہیں ہوتے۔

سمندری جہاز کا سفر

یہاں سے روانہ ہو کر ٹھیک تین بجے حضور اپنے قافلے کے ہمراہ HARWICH پورٹ میں داخل ہوئے۔ لندن سے تشریف لانے والے احباب نے حضور کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ Ferry میں کار پارکنگ اور Cabins میں سامان وغیرہ set کرنے سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ چار بجے جہاز جس کا نام Jupiter تھا اور جو Fred - oslen Bergen line پر چلتا ہے۔ ناروے کے دارالحکومت اوسلو کو روانہ ہوا۔ اوسلو ناروے کی سب سے بڑی بندرگاہ بھی ہے۔ جہاز نے ۵۸۸ میل کا سمندری سفر ۳۲ گھنٹوں میں طے کرنا تھا گویا لندن سے روانگی کے بعد کم و بیش اڑتیس گھنٹوں کے بعد پہلی منزل پر پہنچنا تھا۔ چونکہ یہ شمالی سمندر ہے جس کے متعلق یہ مشہور ہے کہ یہ بالعموم متلاطم رہتا ہے۔ بالخصوص جب جہاز گہرے پانی میں جاتا ہے تو ہچکولے کھانے سے متلی اور قے تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب اور خاکسار راقم الحروف کا یہ پہلا سمندری سفر تھا اس لئے قدرتی طور پر بڑی گھبراہٹ تھی۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان تھا کہ اس سارے سفر میں مطلع صاف ہوا پُرسکون اور موسم نہایت خوشگوار رہا۔ اور پھر اس بات کے باوجود بھی کہ اتنا لمبا اور تھکا دینے والا سفر تھا سبھی بخیریت رہے اور قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہوتے رہے۔

امریکن گروپ سے تبادلہ خیال

جہاز اگلے روز یعنی ۲۵ر جولائی ڈیڑھ بجے بعد دوپہر ۴۲۰ میل کا سمندری سفر طے کرنے کے بعد ناروے کی ایک چھوٹی بندرگاہ Kristian Sand پر رکا اور یہاں ڈیڑھ گھنٹے تک لنگر انداز رہا۔ یہاں پر بہت سی سواریاں اتر گئیں۔ اور پہلے کی سی گہما گہمی نہ رہی۔ اس جہاز میں ۴۰ افراد پر مشتمل امریکن عورتوں اور مردوں کا ایک سٹڈی گروپ بھی سفر کر رہا تھا۔ جس میں زیادہ تر طلباء اور اساتذہ تھے۔ وہ انگلستان کے ثقافتی مطالعہ کے بعد اب سکینڈے نیوین ممالک کا دورہ کرنے والے تھے۔ حضور ایدہ اللہ کو ایک موقع پر جہاز کے عرشہ پر دیکھ کر حضور کی شخصیت سے بہت متاثر ہوئے۔ اُنہوں نے محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد سلمہ اللہ تعالیٰ سے حضرت صاحب کے بارہ میں پوچھا اور حضور سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ حضور کی ملاقات سے پہلے مکرم خان بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت اور جماعت احمدیہ میں نظام خلافت پر مختصر تعارفی تقریر کی۔ ازاں بعد حضور اسی لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ جہاں وہ سارے اکٹھے ہو کر حضور سے ملاقات کرنا چاہتے تھے۔ حضور نے قریبًا نصف گھنٹے تک انگریزی میں تقریر کی اور مختلف سوالوں کے جواب بھی دیئے۔ اس دوران جہاز کا کپتان بھی تھوڑی دیر تک حضور کی تقریر سنتا رہا۔

خوشحال معاشرہ

چونکہ اُن کے سوالات زیادہ تر سوشل لائف کے متعلق تھے اس لئے حضور نے اُن سے دریافت فرمایا، کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ امریکہ کی سوشل لائف سے سکینڈے نیوین ممالک کی سوشل زندگی مختلف ہے؟

تو وہ اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔

اثنائے گفتگو حضور نے فرمایا انسانی معاشرہ کی ابتداء گھر سے ہوتی ہے جہاں ایک مکان میں میاں بیوی اور بچے زندگی گزارتے ہیں۔ ایک خوشحال اور پُرسکون معاشرہ کی ضرورت یہ ہے کہ گھریلو زندگی پُرامن، پُرسکون اور ہم آہنگ ہو۔ لیکن مغربی اقوام نے خوشحال معاشرہ کا مطلب دولت جمع کرنا سمجھ لیا۔ اور اس غرض کے حصول میں گھر کا ہر فرد کمانے میں لگ گیا۔ دولت تو جمع کر لی لیکن اس دولت نے انسانی زندگی کو مختلف رُخ پر ڈال دیا۔ جس سے گھریلو سکون، آرام، یگانگت اور ہم آہنگی نہ رہی۔ بعض ملکوں کی معاشرتی حالت، اور آئے روز کی تجرباتی زندگی کی مثالیں دینے کے بعد حضور نے فرمایا، قرآن کریم نے صرف معاشرتی زندگی کے متعلق ہی رہنمائی نہیں کی بلکہ زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق تعلیم دی ہے اور انسانی زندگی کا کوئی گوشہ تشنہ نہیں رہنے دیا۔ اسلام صلح اور آشتی کا مذہب ہے۔ اس نے سختی کو روا نہیں رکھا۔ یہ اپنے حسن و احسان سے لوگوں کو قائل کرتا اور اُن کے دل جیتتا ہے۔

اختلافات اور تبادلۂ خیالات

حضور نے فرمایا یہ ایک طبعی چیز ہے کہ انسان کو ایک دوسرے سے اختلاف ہو جاتا ہے۔ یہی حال نظریات و خیالات اور مذہبی عقائد کا ہے۔ اس میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ لیکن اسلام نے مذہبی اور نظریاتی اختلاف کو تبادلۂ خیالات کے ذریعہ احسن رنگ میں حل کرنے کی تعلیم دی ہے۔ چنانچہ پچھلے مہینے جماعت احمدیہ لندن کی طرف سے حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات پر عالمی کانفرنس بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھی۔ جس میں مسلمان اور عیسائی دانشوروں نے ایک ایسے مسئلہ پر اظہارِ خیال کیا جو عیسائیوں اور مسلمانوں کے لئے یکساں اہمیت کا حامل ہے۔ اور سنجیدگی سے غور کے لائق ہے۔ آپ نے فرمایا ہم پُرامن فضا میں عیسائی پادریوں اور رہنماؤں سے تبادلۂ خیالات کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

اسلامی پردہ

ایک عورت نے سوال کیا مسلمانوں میں عورتوں سے پردہ کروانے کا رواج ہے کیا یہ عورتوں پر بے جا سختی اور اُن کی آزادی میں روک کے مترادف نہیں؟ حضور نے عورتوں کے پردہ کے متعلق اسلامی تعلیم اور اس کی حکمت بیان کرنے کے بعد بتایا کہ اسلامی معاشرہ میں عورتوں میں پردہ کرنے کا رواج اگرچہ مختلف ہے لیکن جو بھی طریق رائج ہے وہ عورتوں کی ترقی میں رُکاوٹ نہیں اور نہ یہ عورتوں پر بار ہے۔ بلکہ وہ اسے خوشی سے اپناتی ہیں۔ اور باوجود پردہ زندگی کے ہر شعبہ میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں کوشاں رہتی ہیں۔ جہاں تک مردوں اور عورتوں میں مساوات کا تعلق ہے یہ اسلام ہی ہے جس نے آج سے چودہ سو سال پہلے یہ اعلان کیا تھا کہ دینی اور روحانی ترقی کے اعتبار سے مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں۔ گویا قربِ الٰہی کے دروازے مرد اور عورت پر یکساں طور پر کھلے ہیں۔! اسلامی پردہ نسوانیت کی حفاظت اور تقدس کا ذریعہ ہے۔ جبکہ اس کے برعکس مغربی معاشرہ نے عورت کو ایسے مقام پر لا کھڑا کیا ہے جہاں عورت ایک ارزاں جنس سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں رہ گئی۔

حضور کی اس گفتگو کو بڑی دلچسپی سے سُنا گیا اور سب نے بڑا اچھا اثر لیا۔ چنانچہ ایک [illegible] اور بارلیش امریکن نے بعد میں حضور کے متعلق کہا ”کیسی حیران کن شخصیت کے مالک ہیں یہ۔“

اوسلو میں ورودِ مسعود

گیارہ بجے شب جہاز اوسلو کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہوا۔ حضور مع قافلہ کاروں میں سوار ہو کر جہاز سے اُترے مکرم کمال یوسف صاحب امام ناصر مسجد گوٹن برگ کی قیادت میں برادرم مکرم سمیع اللہ صاحب زاہد مبلغ گوٹن برگ، نور احمد صاحب بولستاد صدر جماعت احمدیہ ناروے تنویر احمد ناصر قائد خدام الاحمدیہ، مقصود احمد ورک سیکرٹری مال، مبارک احمد راجپوت، ناصر احمد قریشی، رشید احمد سنوری، رشید احمد چودھری اور مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب نے حضور کا خیر مقدم کیا۔ حضور کی کار پر لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ بندرگاہ سے حضور سیدھے Scandi-Navia ہوٹل تشریف لے گئے۔ جہاں چوہدری غلام سرور صاحب اور کئی دوسرے احباب نے ہوٹل کے Reception Hall میں حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے سب دوستوں سے مصافحہ کیا۔ سبھی احباب اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ کو ایک بار پھر اپنے اندر موجود پاکر خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے۔ شمعِ خلافت کے گرد پروانوں کا یہ ہجوم خاصی دیر تک ہوٹل میں آنے جانے والوں کے لئے حیرت و استعجاب کا باعث بنا رہا۔ حضور ایک بار پہلے بھی اس ہوٹل میں ٹھہر چکے ہیں۔ یہ ۱۹۷۵ء کی بات ہے جب حضور نے مسجد گوٹن برگ کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد ناروے کا دورہ کیا تھا۔

پریس کانفرنس

۲۰ جولائی سوا بارہ بجے ہوٹل کے پریس روم میں حضور نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور پریس کے نمائندوں کے سوالوں کے جواب اور ریڈیو کے لئے انٹرویو ریکارڈ کروایا۔ اس کانفرنس میں نیوز ایجنسی کے نمائندہ اور مذہبی حصہ کے پروگرام کی ریڈیو نمائندہ نے شرکت کی۔ یہ کانفرنس قریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی۔

اہلِ ناروے کو اسلام کا پیغام

پریس کانفرنس میں پہلا سوال یہ تھا کہ ناروے میں حضور کے تشریف لانے کی کیا غرض ہے؟ اس پر حضور نے فرمایا کہ میرے یہاں آنے کی ایک غرض تو یہ ہے کہ میں اہلِ ناروے سے ملنا چاہتا ہوں۔ اور اُن تک اسلام کا پیغام پہنچانا چاہتا ہوں۔ جب ہم ناروے کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ ناروجین قوم نے عیسائیت قبول کرنے میں بہت دیر کی۔ عیسائیت نے گیارہویں صدی میں ناروے میں اس وقت اثر و نفوذ کیا جبکہ تیرہ اسلام کو طلوع کئے چار سو سال گزر چکے تھے۔ اس لحاظ سے جب عیسائیت کی بنی نوعِ انسان کو ضرورت نہ تھی تب آپ نے اس کو قبول کیا۔ گویا عیسائیت قبول کرتے ہیں آپ نے بڑی دیر کی۔ لیکن اب بھی اگرچہ اس غلطی کو دُہرانے کا کوئی امکان نہیں کیونکہ اسلام قیامت تک کے لئے ہے۔ لیکن آپ کو یہی غلطی کرتے ہوئے اسلام قبول کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔

اسلام عالمگیر مذہب ہے

حضرت صاحب نے تفصیل سے بتایا کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ یہ اپنے حسنِ تعلیم سے لوگوں کو گرویدہ بناتا اور دلوں کو متاثر کرتا ہے۔ اس کے برعکس عیسائیت تو صرف بنی اسرائیل کے لئے تھی جن کی غالب اکثریت اسلام میں داخل ہو چکی ہے۔ آپ نے عقلی اور تاریخی حقائق کی روشنی میں بتایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے مخلصی حاصل کرنے کے بعد ۹۰ سال تک اسرائیل کے گم شدہ قبائل کو ڈھونڈتے اور ان کو موسوی شریعت پر قائم کرنے اور پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر اسلام کو قبول کرنے کے لئے تیار کرنے میں کوشاں رہے۔ چنانچہ تاریخ بتاتی ہے کہ وہ اس مشن میں کامیاب ہوئے۔ ضمناً آپ نے چرچ کی متحدہ کونسل کی طرف سے تبادلۂ خیال کی دعوت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، ہم نے جب اس دعوت کو قبول کر لیا تو چرچ کے بعض فرقوں کا ردِ عمل یہ ظاہر ہوا کہ چونکہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان اختلافات ہیں اس لئے تبادلۂ خیال ضروری نہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر عیسائیت کے ساتھ ہمارے اختلافات نہ ہوتے تو تبادلۂ خیالات کی ضرورت ہی نہ تھی۔

مسجد کا دروازہ ہر موحّد پر کھلا ہے!

حضور نے فرمایا، میرے یہاں آنے کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ ناروے میں ہمارے احمدی دوست ہیں جن میں غالب اکثریت پاکستانی احمدیوں کی ہے۔ وہ آپ کے ملک میں رہ رہے ہیں۔ میں اُن سے ملنا چاہتا ہوں۔ اور یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ آپ کے ملک میں کیسے رہ رہے ہیں۔ آیا آپ کو ان کے متعلق کوئی شکایت تو نہیں۔ تاہم مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ ہمارے اکثر دوست اسلامی طریق کے مطابق بڑی شائستگی سے زندگی گزار رہے ہیں۔ ضمناً احمدیوں کی یہاں مسجد اور مشن ہاؤس کے متعلق بھی ذکر ہوا تو ایک نمائندہ نے یہ سوال بھی کیا کہ کیا آپ اپنی مسجد میں لوگوں کو عبادت کرنے کی اجازت دیتے ہیں؟ اس پر حضور نے فرمایا، کیوں نہیں! البتہ نیت خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کرنے کی ہونی چاہیئے۔ فرمایا، قرآن کریم یہ تعلیم دیتا ہے کہ مسجد اللہ کی ملکیت ہے۔ اور اس کے دروازے سب موحدین پر کھلے ہیں۔ سکنڈے نیویا میں گوٹن برگ اور کوپن ہاگن میں ہماری مسجدیں موجود ہیں۔ اوسلو میں مسجد کے لئے جگہ حاصل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اُن کے علاوہ زیورک۔ فرینکفورٹ۔ اور دی ہیگ (ہالینڈ)

...ہیں ۔ جہاں عیسائی
... آتے ہیں ۔ ان کے
دوسرے مسلمان بھائی
... کی تعداد میں نمازیں پڑھنے
... عیسائیت کی نمازیں ادا کرنے
کے لئے بصد شوق تشریف لاتے ہیں ۔
وہ نہ صرف نمازوں میں شامل ہوتے ہیں
بلکہ دعوتوں میں بھی بخوشی شریک ہوتے
ہیں ۔ اور انتظامات میں ہمارے مشنوں
کا ہاتھ بھی بٹاتے ہیں ۔

پریس کانفرنس کے اختتام پر نمائندوں
کو اسلام کا لٹریچر پیش کیا گیا جسے
انہوں نے بڑی خوشی اور شکریہ کے
ساتھ قبول کیا ۔

اوسلو کے میئر سے ملاقات

اسی روز اڑھائی بجے بعد دوپہر
حضور ایدہ اللہ اوسلو کے میئر
Mr. Albert Nordingen
سے ملاقات کے لئے اس کے دفتر میں
تشریف لے گئے ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا
انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری ،
مکرم امام رفیق صاحب ، مکرم امام کمال
یوسف صاحب اور مکرم نور احمد صاحب
بولستاد بھی حضور کے ہمراہ تھے ۔ میئر
صاحب نے حضور کا بڑی گرم جوشی سے
استقبال کیا ۔ حضور نے اپنی غیر رسمی
ملاقات میں جماعت احمدیہ بالخصوص
جماعت احمدیہ ناروے کا تعارف کروایا
مکرم بولستاد صاحب نے حضور کی معاونت
کی ۔ یہ مختصر ملاقات تھی جو بڑے دوستانہ
ماحول میں ہوئی ۔ حضور نے میئر صاحب
کو قرآن کریم (ڈینش ترجمہ) لائف آف
محمدؐ (ڈینش) اور جماعت احمدیہ ناروے
کے تعارف پر مشتمل لٹریچر پیش کیا جسے
انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا ۔
اور اپنی طرف سے حضور کو اوسلو (ناروے)
کے متعلق ایک مصور تاریخی کتاب پیش کی ۔

پریس کانفرنس کے انعقاد اور میئر صاحب
سے حضور کی ملاقات کے سلسلہ میں برادرم
مکرم مبارک احمد صاحب راجپوت نے
مکرم امام کمال یوسف صاحب کی قابل قدر
معاونت کی ۔ فجزاہُ اللہُ خیرًا ۔

دعوت استقبالیہ

اسی دن چار بجے شام جماعت احمدیہ
ناروے کی طرف سے اوسلو کی پبلک
لائبریری (DIECHMAN
BIBLISTEK) کے لیکچر ہال میں
حضور کے اعزاز میں دعوت استقبالیہ
دی گئی ۔ اس دعوت میں جماعت احمدیہ
اوسلو کے مردوں ، عورتوں اور بچوں کی خاصی
تعداد نے شرکت کی ۔ علاوہ ازیں بعض
عیسائی حضرات اور ہمارے سنی مسلمان
بھائی بھی تشریف لائے ہوئے تھے ۔

اس موقع پر عزیزم احتشام احمد
مقصود نے قرآن کریم کی تلاوت کی ۔
برادرم ناصر احمد صاحب قریشی نے درثمین
سے نظم پڑھی ۔ اس کے بعد مکرم نور احمد
صاحب بولستاد نے حضور کی خدمت میں
ایڈریس پیش کیا ۔ بولستاد صاحب نے اپنی
اور جماعت احمدیہ ناروے کی طرف سے
خوش آمدید کہا ۔ حضور کی تشریف آوری
پر اظہار مسرت کرتے ہوئے اس
امید کا بھی اظہار کیا کہ حضور کی دعاؤں کی
برکت اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت
احمدیہ ناروے انشاء اللہ جلد مسجد کے
لئے زمین حاصل کر کے حضور کی خدمت میں
اس کا سنگ بنیاد رکھنے یا اس کے
افتتاح کی درخواست کرنے کے قابل ہو
جائے گی ۔ مکرم بولستاد صاحب جماعت
احمدیہ ناروے کے صدر ہیں ۔ سولہ سال
کی عمر میں جب کہ ابھی سکول میں طالب علم
تھے ۔ اسلام قبول کر کے احمدیت میں
داخل ہوئے تھے ۔ اور ۲۰ سال سے
بڑے اخلاص سے ناروے میں اشاعت
اسلام کی مہم میں سرگرم عمل ہیں ۔ اس
کے بعد حضور نے احباب سمیت چائے
پی ۔ اس دوران حضور احباب جماعت سے
بڑی بے تکلفی کے ساتھ باتیں کرتے رہے
اور ان سے ناروے میں قیام کے بارہ میں
حالات سن کر انہیں قیمتی مشوروں سے
نوازتے رہے ۔ اس جگہ عورتوں کے لئے
الگ طور پر دعوت کا انتظام تھا ۔ جہاں
حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے رونق
افروز ہو کر عورتوں سے ملاقات کی ۔ اور
بچوں سے پیار کیا ۔

رات کے کھانے کی دعوت

جماعت احمدیہ ناروے کے دو سرگرم
کارکن برادرم مکرم مقصود احمد صاحب ورک
اور مبارک احمد صاحب راجپوت نے
حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر رات
کے کھانے کی دعوت دی ۔ جسے حضور نے
ازراہ شفقت قبولیت کا شرف بخشا ۔
حضور ایدہ اللہ مع بیگم صاحبہ مدظلہا اور
دیگر رفقائے سفر رات کے آٹھ بجے
مبارک احمد صاحب کے مکان پر تشریف
لے گئے ۔ ان کا مکان اوسلو سے ۵۰
کلومیٹر کے فاصلہ پر ... کے
مقام پر واقع ہے ۔ اس دعوت میں جماعت
احمدیہ اوسلو کے بعض احباب کے علاوہ
چند غیر مسلم حضرات بھی مدعو تھے ۔ ان میں
ایک سکول انسپکٹر Mr. Johannes
Bardli جو ہائی بورڈری اسکول کی ...
بیگم صاحبہ ، نور احمد صاحب بولستاد کے
چھوٹے بھائی پروٹسٹنٹ عیسائی اور
یوتھ لیڈر قابل ذکر ہیں ۔ حضور ان سے
کھانے کی میز پر اور بعد میں دیر تک
مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے
رہے ۔۔ !!

توازن کا اصول اسلام نے بتایا ہے !

اثنائے گفتگو حضور نے فرمایا ، سائینسی
ترقی کے اس دور میں متوازن غذا کے
بارہ میں بہت کچھ کہا اور لکھا جا رہا ہے ۔
مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ سائینسی کرشمہ
نہیں ۔ یہ تو اسلامی تعلیم میں پہلے سے موجود
ہے ۔ قرآن کریم نے وَضَعَ الْمِيْزَانَ
اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِيْزَانِ کہہ کر ہر چیز
میں توازن کے اصول کو بیان کیا ہے ۔
ضمناً DIETING کا بھی ذکر ہوا تو حضور
نے فرمایا ، جہاں تک کھانے پینے کا تعلق
ہے بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ کھانا اس وقت کھاؤ
جب تمہیں بھوک لگی ہوئی ہو ۔ اور پیٹ بھر
کر نہ کھاؤ بلکہ تھوڑی بھوک رکھ کر کھانے
سے ہاتھ کھینچ لو ۔ یہ ایک بہترین اصول
ہے ۔ جس سے انسانی صحت برقرار
رکھنے میں بڑی مدد ملتی ہے ۔

انفرادی ملاقاتیں

۲۷ جولائی کو حضور نے صبح دس بجے
سے ایک بجے تک احباب جماعت کو جن
میں اکثریت ایسی تھی جن کے ساتھ ان کے
بیوی بچے بھی تھے انفرادی ملاقات
کا موقع دیا ۔ اور ان کے حالات سن کر
انہیں قیمتی مشوروں اور مشفقانہ دعاؤں
سے نوازا ۔

دوپہر کا کھانا اوسلو سے قریباً ایک سو
کلومیٹر دور Frederick Stad
کے مقام پر City Hotel میں کھایا ۔
اس جگہ جاتے ہوئے راستے میں حضور نے
ایک لینڈ لارڈ کی زمین بھی دیکھی جسے وہ فروخت
کرنا چاہتا ہے ۔ اس کے متعلق حضور کا فوری
تاثر یہ تھا کہ یہ جگہ گو بڑی خوبصورت ہے
اور بڑی پرسکون ہے ۔ لیکن ہے جنگل میں ۔
بہر حال حضور نے اس جگہ کے Site
plan کے مطابق اس کا پورا جائزہ لیا ۔
برادرم مکرم مبشر احمد صاحب جو نارویجین زبان
بول سکتے ہیں اور یہاں ایکسرے فوٹوگرافر
ہیں ۔ انہوں نے ترجمان کے فرائض انجام
دیئے ۔ یہاں کے دوستوں کی بھی یہ
زبردست خواہش ہے کہ خدا تعالیٰ
فضل فرمائے اور جلد سے جلد کوئی جگہ
مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے مل جائے
تاکہ مرکز قائم ہو جانے سے جماعت احمدیہ
ناروے کی بڑھتی ہوئی تعداد کی پورے
طور پر تربیت کی جا سکے ۔

اوسلو کے پریس میں ذکر

یہ امر ہم سب کے لئے خوشی کا موجب
ہے کہ کل یہاں حضور کی پریس کانفرنس
اور اوسلو کے میئر سے ملاقات کا ذکر آج
۲۷ جولائی کے چار اخبارات میں حضور اور
میئر کی تصویر کے ساتھ نمایاں طور پر کیا گیا
ہے ۔ ان میں سے ARBEIDER
BLADET نے اس عنوان کے ساتھ
خبر شائع کی : " اہل ناروے عیسائیت
کو چھوڑ کر اسلام قبول کرنے میں دیر نہیں
کریں گے ۔ خلیفۃ المسیح الثالث کا اعلان " ۔
اور پھر حضور کی تصویر دے کر لکھا : " حضرت
خلیفۃ المسیح نے جو دنیا کے ایک کروڑ احمدیوں
کے امام ہیں اوسلو میں اعلان کیا ہے کہ
اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے ۔ اس کا
پیغام ساری دنیا کے لئے امن اور آشتی کا
پیغام ہے "

اخبار نے لکھا حضرت خلیفۃ المسیح نے مسکراتے
ہوئے فرمایا نارویجین قوم جلد یا بدیر
عیسائیت کو خیر باد کہہ دے گی ۔ امام
جماعت احمدیہ کو عیسائی مذہب پر خاصا عبور
حاصل ہے اور انہوں نے یہ بتایا ہے کہ
وہ عیسائی پادریوں اور رہنماؤں کے ساتھ
پُر امن طریق پر تبادلۂ خیال کرنے کے لئے
ہر وقت تیار رہیں ۔

اخبار نے لندن کانفرنس کا ذکر کرتے
ہوئے لکھا کہ احمدی مسلمان یہ عقیدہ رکھتے
ہیں اور تاریخ اور انجیل سے اس کا ثبوت
پیش کرتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام
صلیبی موت سے نجات پا کر ۹۰ سال تک
پیدل ایران ، افغانستان اور کشمیر کا
سفر کرتے رہے جہاں اسرائیل کے دس
قبائل پھیلے ہوئے تھے ۔ ان علاقوں میں
حضرت مسیح علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے
قبائل کو موسوی شریعت پر قائم کرنے اور پھر
اسلام کو قبول کر لینے کے لئے تیار
کرنے میں بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا تھا ۔
اخبار مذکور یہ بھی لکھتا ہے کہ امام جماعت احمدیہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا پیارا نبی
تو سمجھتے ہیں لیکن خدا کا بیٹا نہیں مانتے ۔
اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ ایک عورت کے بطن
سے پیدا ہونے والا بھلا خدا کیسے بن سکتا ہے ؟

(باقی دیکھئے صلا پر)

محترم چوہدری فیض احمد صاحب کا انتقالِ پُرملال

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی قادیان

محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی کو ایک سال سے ہائی بلڈ پریشر کا عارضہ لاحق تھا۔ اور اب چند ہفتوں سے سانس پھولنے کی تکلیف بھی شروع ہو گئی تھی۔ ایسی حالت میں بھی آپ اپنے مفوضہ فرائض کی سرانجام دہی کے لئے باقاعدگی سے دفتر آتے اور اجلاسات صدر انجمن میں شرکت کرتے اور بعض نمازیں بھی مسجد مبارک و اقصیٰ میں باجماعت ادا کرتے۔ حالانکہ آمد و رفت میں راستہ میں کئی بار آپ کو سستانا پڑتا تھا۔

۲۸ اگست کو وفات کے روز عصر کی نماز سے پہلے آپ نے اپنے گھر میں کہہ کر اپنے جسم پر خوب صابن ملوا کر غسل کیا۔ اور پھر مسجد مبارک میں نماز ادا کی۔ پھر واپس جا کر پوچھا کہ کیا سالن آیا ہے۔ بتایا گیا کہ دو پہر والی دال ہے۔ کہنے لگے کہ دال ہے؟ اور کچھ نہیں؟ اس پر آپ کے گھر سے حیران ہوئے کہ آج تک آپ نے کبھی نہیں پوچھا کہ کیا پکا ہے۔ اس پر ایک چوزہ پکا لیا۔ عصر کی نماز کے بعد بیٹھک سے نہایت دھیمی آواز سے بلایا اور کہا مجھے شدید ضعف ہے۔ کچھ دو۔ تو سکنجبین دی گئی۔ پھر مغرب کی نماز کے لئے گئے تو بمشکل گیٹ مسجد مبارک کے پاس پہنچے اور کسی نے حالت دیکھ کر کہا کہ آپ واپس گھر چلے جائیں چنانچہ راستہ میں آرام کرتے آپ گھر پہنچے۔ چنانچہ آپ بیٹھک میں ٹھہرے۔ اور پھر باہر آکر کھانا طلب کیا۔ سالن لانے تک نصف [illegible] روٹی آپ کھا چکے تھے۔ پوچھنے پر کہنے لگے کہ روٹی کو زیادہ انتظار نہیں کرنا چاہیئے اور آپ سالن کے لانے تک ہمیشہ ہی ایک آدھ خشک روٹی کھا لیتے تھے۔ اب چوزہ کا سالن دیکھ کر حیران ہوئے کہ مجھے تو بتایا گیا تھا کہ دال ہے۔ اور مزاح سے کہنے لگے چوزہ مرا ہوا تھا یا زندہ کو ذبح کرایا [illegible] آپ سے کہا گیا کہ آپ ہی نے کہا تھا کہ دال ہی ہے اور کچھ نہیں۔ کہنے لگے کہ میں نے اپنے لئے نہیں بلکہ بچوں کے لئے کہا تھا۔ آپ نے کھانا کھایا پھر اجابت کے لئے گئے۔ اور پھر [illegible] بار کچھ پڑھنے لگے۔ پھر باہر آکر چارپائی پر بیٹھ [illegible] اور پھر [illegible] اہلِ خانہ سے کہا کہ [illegible] اور اس میں اجابت کی۔ اور بار بار جسم کی صفائی اچھی طرح کرنے کو کہا۔ پھر باوجود بتائے جانے کے کہ شلوار بالکل صاف ہے خود کھڑے ہو کر تہ بند باندھا اور لیٹ گئے۔ شام ہی سے کہہ رہے تھے کہ آج میرا آخری وقت ہے۔ لیٹنے پر اِدھر اُدھر نظر دوڑانے لگے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ نے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ تو سینہ پر ہاتھ پھیر کر کہا کہ بہت تکلیف ہے۔ دعا کرو۔ اور خود بھی دعا کرنے لگے۔ منہ سے جھاگ نکلی اور ہاتھ پر لگ گئی تو کہا پانی۔ پانی۔ چنانچہ اسے پانی سے صاف کرا گیا۔ ایسی حالت دیکھ کر آپ کے اہل خانہ نے کہا کہ کیا کیا جائے۔ کس کو بھیجا جائے کہ معالج کو بلائے عشاء کی نماز ہو رہی ہے۔ تو بمشکل آواز نکلی اور کہا کہ میں نے مغرب و عشاء جمع کر لی ہیں۔ اور ہاتھ کے اشارہ سے منع کیا کہ کسی کو بلانے کی ضرورت نہیں۔ تاہم آپ کے اہل خانہ کی طرف سے کسی کو مسجد اقصیٰ سے معالج کو بلوانے کے لئے بھیجا گیا۔ لیکن چند لمحات ہی ہوا تو بجے شب آپ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ سانحہ برق کی طرح آپ کے اہل و عیال اور احباب پر گرا۔ لیکن سب ہی نے رضائے الٰہی کو صبر کے ہاتھوں سے تھاما۔ علاج تو ابتدائی مرض سے جاری تھا۔ لیکن تقدیرِ الٰہی غالب آئی۔

کچھ عرصہ سے آپ اپنی اہلیہ صاحبہ سے خلافِ معمول کہتے تھے کہ میرے پاس زیادہ بیٹھا کرو۔ دُنیا کے کام تو کبھی ختم نہیں ہوتے موت برحق ہے۔ میرا آخری وقت قریب ہے۔ پھر یاد کرو گی اور دن گنا کرو گی کہ آج مجھے بچھڑے اتنے دن ہو گئے۔ آج اتنے دن ہو گئے۔ احباب کا ساتھ قبر تک یا تدفین تک ہوتا ہے۔ پھر سب چھوڑ کے آجاتے ہیں۔ آپ کی اہلیہ صاحبہ نے کہنا کہ خوش طبعی کی باتیں ہو رہی ہوتی ہیں۔ اور آپ درمیان میں موت کی بات کر دیتے ہیں۔ کیا اور کوئی بات آپ کو نہیں سوجھتی؟ تو کہیں [illegible] کہہ کر بات ٹلا دیتے کہ ہم دونوں [illegible] تو [illegible] [illegible] کی خوشی [illegible] [illegible] وقت آپ [illegible] سانس پھول گیا ہے تو کہنے لگے نہیں بلکہ میرا سانس اب ختم ہو گیا ہے۔

آپ کے ایک عزیز کی آمد کے انتظار میں برف کا انتظام کر کے نعش کو مہمان خانہ میں رکھا گیا۔ جہاں سے صبح آپ کے اہل و عیال کے آخری بار دیکھنے کے لئے پھر گھر لایا گیا۔ اور وہاں سے جنازہ کی نماز کے لئے لایا گیا۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقفِ جدید کے صبح کھلنے پر ڈیڑھ گھنٹہ بعد دس بجے تعطیل کر دی گئی تھی۔ بعد نمازِ عصر دفتر محاسب کے سامنے گلشن احمد کے صحن میں جو جناب مرزا گل محمد صاحب مرحوم والی عمارت اور مسجد مبارک کے مابین ہے ایک جمِ غفیر کی معیت میں جو گزشتہ روز سے شرکت کے لئے چشم براہ تھے، لمبی نمازِ جنازہ پڑھانے کا مجھے موقع ملا۔ احباب جوش و شوق سے جنازہ کو کندھا دے کر بہشتی مقبرہ میں آپ کی آخری آرامگاہ پر لے گئے۔ اور آپ کی قبر میں تودیع عمل میں آنے پر اس مخلص رفیق اور خادم سلسلہ کی قبر پر بھی رفقاء سمیت پُرسوز دُعا کرنے کا موقعہ مجھے ملا۔

آپ محترم حافظ غلام غوث صاحب قوم گوجر کے ہاں بمقام کھاریاں ضلع گجرات یکم اپریل ۱۹۱۶ء کو پیدا ہوئے۔ مڈل تک آپ نے تعلیم پائی اور پھر ٹریننگ لے کر آپ پٹواری کے طور پر ملازم ہو گئے۔ آپ خوشخط تو تھے ہی، آپ کی تحریر کیا تھی گویا موتی پروئے ہوتے تھے۔ لیکن آپ کی تحریری برق رفتاری کا جوہر اس محکمہ میں پہلی بار کھُلا جبکہ ریکارڈ مال میں اندراجات کرنے میں آپ نے اپنے ساتھیوں کو پُوری طرح مات دے دی۔ جنگِ عظیم دوم میں آپ کو فوج میں سنگاپور میں کام کرنے کا موقعہ ملا۔ جہاں جاپانیوں کے غلبہ کے بعد برطانوی فوج کے نظر بند ہونے والوں میں آپ بھی تھے اُس وقت کے حالات و لطائف آپ بیان کیا کرتے تھے۔ فوجی ملازمت انسان میں بے خوفی اور جرأت پیدا کر دیتی ہے۔ اور یہ فوجی تربیت تقسیمِ ملک کے موقعہ کے پُرشورش حالات میں مفید ثابت ہوئی۔ مکرم مرزا محمد حیات صاحب درویش دھالی سیالکوٹ شہر، [illegible] ڈاکٹر ایم۔ ایم طاہر صاحب حال امریکہ، اور مکرم ڈاکٹر محمد حسین صاحب ساجد حال امریکہ اس وقت کے آپ کے رفقاء [illegible] ہیں۔ ان سب نے اس وقت نہایت بے خوفی اور جاں نثاری کا مظاہرہ کر کے اپنے حلقہ میں محفوظیت اور [illegible] کا جذبہ پیدا کر دیا۔ اس بارہ میں ان سب کو مرزا صاحب موصوف [illegible] تحریری تصدیق بھی دی تھی اور یہ

محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی درویش کی وفات پر

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا تعزیتی ریزولیشن

(نقل ریزولیشن نمبر ۲۲۱ رغ م ۲۹-۸-۷۸)۔ رپورٹ محترم ناظر صاحب اعلیٰ و وکیل الاعلیٰ صاحب کہ گہرے رنج کے ساتھ یہ امر پیش کیا جاتا ہے کہ ۲۸ اگست کو نو بجے شب محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی ہارٹ فیل ہونے سے وفات پا گئے ہیں۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) مرحوم کو تقسیم ملک سے پہلے قادیان میں اور بعد میں لاہور میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بطور کارکن شعبہ زود نویسی کام کرنے کا موقعہ ملا۔ ۱۹۴۸ء میں قادیان آکر درویشی دَور میں آپ نے جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ۔ معاون ناظر۔ ناظم جائداد سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔ اور بالآخر بطور ناظر بیت المال آمد خدمتِ سلسلہ کی توفیق پائی۔ بطور سیکرٹری بہشتی مقبرہ، اس موجودہ طرزِ تزئین کا کام ان کی خاص یادگار رہے گا۔ بطور ناظر اُن کی کارکردگی نمایاں طور پر کامیاب تھی۔ اس بے خوف۔ باثر۔ صائب الرائے اور کامیاب ناظر، ایک صاحب علم۔ صاحب طرز ادیب اور مؤثر مضمون نویس کی وفات سے بھاری خلا پیدا ہوا ہے۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ رپورٹ ہذا کو ریکارڈ کرتے ہوئے مجلس ہذا دُعا کرتی ہے کہ

۱۔ اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے۔ اور اُن کے درجات بلند فرمائے اور اُن کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ اور اُن کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(۲)۔ اس تعزیتی ریزولیشن کی نقول نظارت خدمتِ درویشان۔ مرحوم کے اقارب اور اخبارات سلسلہ کو بھجوائی جائیں۔

تعلیمی سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر [illegible] شائع ہو چکی ہے۔

آپ کے جدی اقارب میں سوا آپ کے اب تک بھی حلقۂ احمدیت میں کوئی شامل نہیں ہوا۔ آپ کے دو بھائی مکرم غلام مصطفیٰ صاحب اور مکرم نذیر احمد صاحب ہیں۔ مکرم غلام احمد عرصہ درویشی میں ایک بار قادیان آئے تھے۔

آپ کے ماموں مکرم چوہدری [illegible] خاں صاحب ساکن کھاریاں ایک بزرگ نے احمدیت قبول کی تھی۔ اور وہ قادیان ہجرت کر آئے تھے۔ وہ قضا سلسلہ احمدیہ میں مقدمات کی پیروی بطور مختار کیا کرتے تھے۔ اور محلہ دارالرحمت میں ان کا قیام تھا۔ آپ ہی کی خواہش پر چوہدری صاحب بطور داماد آئے [illegible] آپ کی اہلیہ صاحبہ نے ۱۹۴۷ء کے بعد کھاریاں میں ہی وفات پائی۔ ان کے بطن سے ایک صاحبزادی عزیزہ راشدہ بیگم حیدرآباد دکن میں بیاہی ہوئی ہیں۔ جن کے [illegible] عزیز حسین انجینئر [illegible] آجکل امریکہ میں ہیں۔

[illegible] ملازمت سے فراغت کے بعد آپ قادیان آ گئے [illegible] شعبہ زود نویسی میں ایک کارکن کی آسامی کا اعلان ہوا۔ آپ نے بھی درخواست دی [illegible] گو یہ خیال [illegible] کہ [illegible] اس کام کے قابل [illegible] ناممکن ہے۔ لیکن آپ کی خوشی کی حد نہ رہی جب آپ کو اس ملازمت کے لئے لیا گیا۔ احباب کو یاد ہوگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ [illegible] بہت تیز رفتاری [illegible] مواقع پر ضرورت سلسلہ کے پیش نظر [illegible] خاص [illegible] شارٹ ہینڈ کا [illegible] انگریزی [illegible] Ahmad Munir ہے۔ اب پہلے سے ہی شارٹ ہینڈ [illegible] موجودہ [illegible] زود نویسی تیز رفتاری سے LONG HAND [illegible] کر لیتے تھے۔ اور [illegible] الفاظ [illegible] ایک [illegible] دماغ [illegible] کی کوشش [illegible] ۱۹۴۴ء [illegible] اس انکشاف پر کہ آپ ہی [illegible] مغرب و عشاء کے درمیان مسجد مبارک میں جماعت کو تبلیغی، تعلیمی اور اخلاقی امور کے متعلق [illegible] مخاطب فرماتے تھے۔ اور روز روز اپنے نئے الہام یا رؤیا و کشوف سے اور ایمان افروز [illegible] آگاہ فرماتے تھے۔ یہ مجلس [illegible]

بہت طویل ہوتی تھی۔ اور موسم گرما میں مسجد مبارک کی چھت پر یا موسم سرما میں مسجد کے اندر ایک طبقہ عصر کے معاً بعد آ کر بیٹھ جاتا تھا تاکہ حضور کی زیارت کا شرف بھی حاصل رہے۔ احباب تو دیوانہ وار نہایت ذوق شوق سے [illegible] تشریف لاتے تھے۔ اور بسا اوقات جب بعد عشاء گھر پہنچتے تو رات کے گیارہ بج چکے ہوتے تھے۔ محترم چوہدری فیض احمد صاحب کا یہ معمول تھا کہ اس مجلس [illegible] واپس گھر پہنچ کر اس مسودہ کو صاف کرنے [illegible] اسی وقت مصروف ہو جاتے۔ اور [illegible] تک اسے مکمل کر کے دفتر الفضل میں بھجوا دیتے۔ جو [illegible] خوشنویس [illegible] ہوتا۔ شعبہ زود نویسی کے انچارج محترم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر [illegible] اور اس کام میں ماہر ترین وجود [illegible] وہ آپ کی تعلیم و تربیت پر پوری توجہ دیتے تھے۔ آپ کی قابلیت کے [illegible] مرکز میں اس ملکہ سے سلسلہ کو کئی رنگ میں فائدہ پہنچا۔ درویشی کے ابتدائی دور میں [illegible] سلسلہ کی [illegible] تنظیم ہوئی تھی [illegible] صدر انجمن احمدیہ کا الفضل بروقت بھجوانے [illegible] ہو رہی [illegible] تک آپ کے سپرد یہ کام بھی رہا۔ اگر [illegible] کے وقت بھی طویل [illegible] آپ [illegible] بیٹھ کر ان کی [illegible] تیز رفتاری لیکن بہت خوشخطی سے نقل کرتے جو دفاتر [illegible] ہر افسر کی میز پر پڑے ہوتے۔

حضرت مسیح موعود [illegible] احباب قادیان کی مجبوری حالات [illegible] آپ لاہور میں اسی کام [illegible] کسی مجبوری سے آپ کو وہاں [illegible] پڑا۔ اس پر حضور ایدہ اللہ نے آپ کو قادیان پہنچنے کی ہدایت فرمائی۔ جو مرکز کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی۔ اس [illegible] ابتدائی [illegible] آپ مقامی انجمن کے جنرل سیکرٹری مقرر [illegible] امیر مقامی کے سلسلہ [illegible] کا حکم رکھتا ہے۔ تمام احباب کی تعلیم و تربیت کی نگرانی اور [illegible] وغیرہ [illegible] اور متنوع کام اس [illegible] سپرد [illegible] اور سیکرٹری تعلیم [illegible] خاص دخیرہ کا سرکتہ ہوتا ہے۔ آپ [illegible] خوش اسلوبی سے [illegible] اپنے فرائض ادا کئے۔

آپ کا ایک [illegible] معروف ذہب کی ادبی قادر الکلامی تھا جس کا اندازہ اس ایک امر [illegible] سے کہ ۱۹۷۴ء کے [illegible] فسادات جو [illegible] رونما ہوئے [illegible] دہلی کے ایک ادبی ماہوار رسالہ [illegible] نے مرکز ہذا سے احمدیت کے عقائد جو ختم نبوت کے بارے میں اہم استفسارات کئے۔ جن کے بارے میں مرکز نے مشورہ کیا اور چوہدری

صاحب محترم نے اسبارے میں معمولی نوٹ لئے اور بہترین وسیع مربوط و مسلسل اور مدلل جوابات جو مطبوعہ بہت سے صفحات پر مشتمل ہیں، چند گھنٹے کے اندر تیار کر کے آپ نے آتے جس میں کوئی کانٹ چھانٹ نہیں تھی۔ ان جوابات کو دنیا بھر میں سراہا گیا۔ آپ کے مضامین کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مضمون پر آپ کا قلم اٹھتا یہ مضمون بہت دماغ کی [illegible] ہوتا اور بھی بلا روک ٹوک تیزی سے آپ کے قلم سے صفحۂ قرطاس پر منتقل ہو جاتا۔ آپ کچھ عرصہ بدر کی کتابت بھی کرتے رہے ہیں۔ بعض دفعہ آپ سے کسی مضمون کے لکھنے کے لئے کہا جاتا۔ تو آپ کہتے کہ میں براہ راست بدر کی کتابت ہی کر دوں گا۔ اور آپ ایسا ہی کرتے۔ سو آپ کا دماغ [illegible] صاف تھا۔ اور آپ کے مضامین جو سیرت المہدی کے متعلق ایک علم کا سا رنگ [illegible] ہیں۔ ان میں ایسی جاذبیت اور اثر ہے کہ کتاب کو ختم کئے بغیر قاری کو چین نہیں آتا۔ آپ نے مرحوم درویشان کی سیرت کے متعلق "وہ پھول جو مرجھا گئے" بدر [illegible] بعد ازاں محترم ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب اختر اورینوی مرحوم جیسے شہیر و بلند پایہ ادیب کی پسندیدگی اور مشورہ پر دو کتابوں کی شکل [illegible] حصہ کتب تو بہت ایام شائع ہوئے۔ اور دنیا بھر کی بے حد مقبول ہوئے بلکہ مستشرقین [illegible] بعض اعلیٰ ادباء نے لکھا کہ [illegible] توجہ دلا کر سرکاری ادبی انعام دلوائیں گے۔ [illegible] اعلیٰ معیار پر پوری اترتی۔ آپ اپنے طرز نگارش میں منفرد و وحید تھے۔ گویا صاحب طرز ادیب تھے۔ [illegible] وقت [illegible] حبلت [illegible] آپ [illegible] قابل [illegible] سلسلہ [illegible] کو بہت فائدہ پہنچا۔

آپ نے درویشی دور میں نظارت ہائے علیا، تعلیم [illegible] بطور معاون ناظر رہے۔ اس زمانہ میں معاون ناظر کے فرائض وہی تھے۔ جو بعد میں نائب ناظر کے ہوتے۔ ایک دفعہ نائب سیکرٹری بہشتی مقبرہ اور معاون ناظر تعلیم و تربیت اور پھر انچارج تحریک جدید، سیکرٹری بہشتی مقبرہ اور [illegible] مقرر [illegible] ۱۹۷۰ء میں نائب [illegible] اور ستمبر ۱۹۷۱ء میں قائم مقام ناظر بیت المال آمد اور جون ۱۹۷۲ء میں [illegible] ناظر بیت المال آمد کے مناصب جلیلہ پر فائز ہوئے۔ تحریک جدید، بہشتی مقبرہ اور نظارت بالا [illegible] کام بہت اہم اور ہمہ وقت کی توجہ [illegible] مطلوب ہے۔ اور بیت المال آمد کا کام اپنی وسعت اور ہر سال [illegible] سلسلہ میں اضافہ کی وجہ سے اور بھی زیادہ محنت و توجہ کا طالب ہے۔ سالہا سال تک ان جملہ

[illegible] تمام ضروری خط و کتابت آپ کچھ ہی بعد [illegible] تحریر میں لاتے۔ آپ میں بے پناہ طاقت تھی۔ آپ بعد عشاء ایسے ضروری کاموں کی تکمیل [illegible] سکون [illegible] جاتے گویا رات [illegible] سیکرٹری [illegible] آپ [illegible] جو خدمت کا کام کیا وہ ہمیشہ یادگار رہے گا۔ بہشتی مقبرہ [illegible] جو سنگ مرمر [illegible] بہشتی مقبرہ مرحوم [illegible] آپ کی بدولت ہی ہے۔ وہاں سے [illegible] جس کی سیڑھیوں [illegible] نیز اس کی تجویز حضرت صاحبزادہ مرزا [illegible] ناظر خدمت درویشاں کی خدمت میں رکھ کر منظوری و ہدایات [illegible] اور سیمنٹ [illegible] بھی تیار کروا کے وہاں رکھوا [illegible] اور یہ سارا کام طوعی اور [illegible] چند دنوں میں آپ نے کیا تھا۔

نظارت بیت المال آمد کی بہترین و [illegible] آپ کی محنت شاقہ کا شاہکار ہے۔ گذشتہ [illegible] بجٹ آمد [illegible] کی تیاری کے موقعہ پر آپ نے صدر انجمن سے [illegible] کی کہ میری رائے [illegible] ریٹائرمنٹ [illegible] فیصلہ کریں۔ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] آپ یہ نظریہ رکھتا کہ [illegible] سلسلہ [illegible] ضروریات کی فراہمی کا [illegible] ذات باری تعالیٰ [illegible] محض [illegible] اللہ تعالیٰ کے فضل سے [illegible] سلسلہ [illegible] ہے۔ آپ نے اپنی [illegible] رخصت لینے سے احتراز کیا۔ اور سلسلہ کے اس [illegible] کام کو نقصان پہنچانے سے احتراز کیا بلکہ گذشتہ سال اور اس سال اس سلسلہ میں [illegible] نہیں کی۔ شاید اپنی [illegible] محسوس کر کے آپ نے یکم اپریل ۱۹۷۸ء کو ریٹائر ہو نے پر مزید کام کرنے سے معذرت کی تھی لیکن موجودہ [illegible] جن کو ایسے ذمہ داری کے کام تفویض کئے جا سکیں بہت کمی ہے اسلئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسے منظور نہ فرمایا اور چوہدری صاحب نے سچ

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

رخصت لینا اور فی سبیل اللہ اپنی جان قربان کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ [illegible] تصدیق پیش کر کے بھی تادم واپسیں آپ نے رخصت نہ لی [illegible] آپ واحد شخص تھے جو اس [illegible] تعلیم کے باوجود اپنی محنت و [illegible] کے ذریعہ ناظر کے منصب پر فائز ہوئے۔

آپ بہترین دوست، بہت مفید مشیر، صائب الرائے، باحوصلہ، سلسلہ کے نہایت مخلص اور کام خوب کرنے والے نفاست طبع، پرمزاح طبیعت، دوربین بصیرت کے مالک سنجیدہ لب۔ ہمدرد، باوقار، بااثر، دوربین اور اپنے سینہ کے خلوص سے خصوصاً بھائیوں کا سلوک کرنے والے اور نرمی اور چشم پوشی سے کام لیتے تھے۔ آپ اپنی اہلیہ محترمہ سعیدہ محبوب صاحبہ بی۔ اے۔ بی ایڈ کے دو عرصہ [illegible]

(باقی صفحہ ۱۰ کالم ۳ و ۴ پر)

قسط اول

اہل ہنود کی مقدس کتاب

بھوشیہ مہاپران میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہندوستان کے علاقہ کشمیر، تبت، لداخ

میں آمد کا ذکر اور راجہ شالی باہن سے اُن کا مذاکرہ!

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی فاضل ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام (۱۸۳۵ء-۱۹۰۸ء) نے اُنیسویں صدی کے آخر میں یہ حیرت انگیز انکشاف کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب پر وفات نہیں پائی۔ بلکہ صلیب کی لعنتی موت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو بچا لیا۔ آپ نے قرآن مجید، احادیث صحیحہ، اناجیل مقدسہ، کتب طبابت اور مستند تاریخی کتب سے یہ ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ صلیب پر فوت ہوئے اور نہ ہی تین دن کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر گئے۔ وہ صلیب پر ضرور چڑھائے گئے اور آپ کے ہاتھ اور پاؤں میں میخیں ٹھونکی گئیں۔ چند گھنٹے صلیب پر رہنے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے۔ یوسف آرمیتیا جو ایک دولتمند ہند اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مُرید تھا وہ حاکم فلسطین پیلاطوس سے مل چکا تھا۔ چند گھنٹوں کے بعد جب آپ کو صلیب سے اُتارا گیا تو جہاں آپ کے ساتھ دو چوروں کو صلیب دیا گیا تھا ان کو اتار کر اُن کی ہڈیاں توڑی گئیں، وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہڈیاں نہیں توڑی گئیں۔ بلکہ ایک سپاہی نے جب آپ کی پسلی میں بھالا مارا تو آپ کے اندر سے خون اور پانی نکلا جو اس امر کا ثبوت تھا کہ حضرت مسیح مرے نہیں تھے بلکہ زندہ تھے۔ کیونکہ مرے ہوئے آدمی کا خون منجمد ہو جاتا ہے اور بہنا بند ہو جاتا ہے۔ یوسف آرمیتیا نے پیلاطوس سے مل کر آپ کے جسم کو بے ہوشی کی حالت میں حاصل کر لیا۔ اور مرہم اور دیگر ادویات آپ کو مل کر اس کمرے میں رکھ دیا گیا جو اسی غرض کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ اور آپ کی باقاعدہ خدمت ہوتی رہی۔ اپنی ہی بیان کردہ ایک پیشگوئی کے مطابق وہ تین دن اور تین رات اس کمرے میں رہے۔ (متی ۱۲ : ۴۰) اور تین دن بعد جب وہ علاج معالجہ کے نتیجہ میں چلنے کے قابل ہوئے تو اس قبر نما کمرے سے نکل کر اپنے حواریوں سے ملے۔ حواریوں نے خوف کھا کر یہ سمجھا کہ وہ کسی رُوح کو دیکھ رہے ہیں۔ جس پر مسیح نے انہیں کہا، تم کیوں گھبراتے ہو، اور کس وجہ سے تمہارے دل میں شک پیدا ہوتے ہیں؟ میرے ہاتھ اور میرے پاؤں دیکھو کہ میں ہی ہوں۔ مجھے چھُو کر دیکھو کہ رُوح کے گوشت اور ہڈی نہیں ہوتی جیسا کہ مجھ میں دیکھتے ہو۔ اور یہ کہہ کر اُن کو اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائے۔ بعد میں حضرت عیسیٰ نے حواریوں سے کھانے کے لئے کہا۔ تو حواریوں نے بھُنی ہوئی مچھلی کا قتلہ اُن کو دیا اور انہوں نے کھایا۔ (لوقا ۲۴ : ۳۷ تا ۴۳) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے گلیل کو جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ (مرقس ۱۱ : ۷) چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے پروگرام کے مطابق گلیل کو روانہ ہو گئے۔ اور گلیل جانے کے بعد یروشلم واپس نہیں آئے۔ بلکہ فارس (ایران) افغانستان۔ ہندوستان۔ کشمیر۔ تبت۔ لداخ کے علاقوں میں آ کر اُن یہودی قبائل سے ملے جنہیں کسی زمانہ میں بخت نصر قید کر کے فارس لے آیا تھا۔ اور وہاں سے آہستہ آہستہ یہ قبائل افغانستان۔ ہندوستان اور کشمیر وغیرہ کی طرف چلے گئے تھے۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی زبان میں ان قبائل کو بھیڑوں کا نام دیا ہے۔ اور بتایا کہ وہ بھیڑیں بس میری آواز سُنیں گی جیسا کہ لکھا ہے:—

"مَیں اپنی بھیڑوں کو جانتا ہوں اور میری بھیڑیں مجھے جانتی ہیں۔ اور مَیں بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں۔ اور میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اِس بھیڑخانہ کی نہیں ...... وہ میری آواز سُنیں گی"

(یوحنا ۱۰ : ۱۵-۱۶)

حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "مسیح ہندوستان میں" بدھ مذہب کی کتب سے بھی ثابت فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تبت، کشمیر اور لداخ کے علاقوں میں بھی گئے۔

اب اہل ہنود کی ایک مشہور مقدس کتاب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی علاقہ کشمیر و لداخ میں آمد اور ساکا (SHAKA) قوم کے راجہ شالی باہن سے ملاقات اور اس سے گفتگو کا تفصیلی تذکرہ ملتا ہے۔ اس مذہبی کتاب کا نام بھوشیہ مہاپران ہے جو اگرچہ تیسری صدی یا چوتھی صدی عیسوی میں لکھی گئی۔ لیکن پریس میں پہلی مرتبہ ۱۹۱۰ء میں آئی اور مہاراجہ کشمیر شری پرتاپ سنگھ کے حکم سے بمبئی سے سنسکرت زبان میں شائع ہوئی۔

پیشتر اس کے کہ مَیں اس بھوشیہ مہاپران کا وہ حوالہ تفصیل سے درج کروں، مَیں اہل ہنود کی مذہبی کُتب کے بارہ میں مختصر تذکرہ کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ پُرانوں کی اہل ہنود میں کیا اہمیت ہے!

آجکل ہندوستان کے ہندو باشندے دو حصوں میں منقسم ہیں۔ ایک وہ جو ویدوں۔ برہمن گرنتھوں۔ دھرم شاستروں اور پُرانوں کو اپنی مقدس مذہبی کتب تسلیم کرتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو ویدوں کو مذہبی تقدس کا درجہ نہیں دیتے اور نہ ہی ویدوں اور دوسرے شاستروں پر اعتقاد رکھتے ہیں۔

ویدوں کو ماننے والے ہندو فرشتہ ویدوں کو خدا کا کلام جانتے ہیں۔ ویدوں کا علم رکھنے والے لوگ برہم یعنی خدا سے اپنا تعلق رکھتے تھے۔ اس لئے وہ برہمن کہلاتے تھے۔ وید چار مانے جاتے ہیں۔ رگ وید۔ سام وید۔ یجر وید۔ اتھر وید۔ رگ وید سب سے پُرانا مانا جاتا ہے۔ اس میں آریہ قوم کی سماجی۔ سیاسی۔ مذہبی۔ اور مالی حالات کا تذکرہ ہے۔ آریوں کی باہم لڑائیوں اور ہندوستان کے پُرانے باشندوں دراوڑ۔ کول۔ بھیل کے ساتھ لڑائیوں کا ذکر ہے۔

سام وید کے منتر زیادہ تر پروہتوں (پوجا کرانے والے پنڈت لوگ) کے لئے ہوتے ہیں۔ جو وہ عبادت کے وقت پر پڑھتے ہیں۔

یجر وید میں زیادہ تر قربانیوں کا ذکر ہے۔ اور اتھر وید میں جادو ٹونے اور جڑی بوٹیوں اور ادویات کا تذکرہ ہے۔ اتھر وید چوتھا وید مانا جاتا ہے جو سب سے بعد میں لکھا گیا۔ یہ امر بالکل تاریکی میں ہے کہ وید کب اور کہاں لکھے گئے؟

بانی آریہ سماج سوامی دیانند جی کا یہ کہنا ہے کہ وید دُنیا کے ابتدا میں تبت میں اگنی۔ وایو۔ انگرہ اور آدتیہ (AGNI, WAYOO, ANGRAH, ADITYA) نامی رشیوں پر اُترے ہیں۔ اور ان کے بعد خدا کا کلام کسی پر نازل نہیں ہوتا۔ پرلے (قیامت) تک وید ہی رہنمائی کے لئے موجود رہتے ہیں۔ اور موجودہ وید کو نازل ہوئے بھی لاکھوں برس کا عرصہ ہو چکا ہے —!

سناتن دھرمی بھی ویدوں کے ظہور کا زمانہ لاکھوں سال قبل بتاتے ہیں۔ لیکن تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ ویدوں کو جمع کرنے والے رشی شری وید ویاس (Vaid Vayyas) بتائے جاتے ہیں۔ جن کا زمانہ ۲۵۰۰ سال سے زیادہ کا نہیں بنتا ہے۔

وید ویاس کا اصل نام کرشن دویپائن (Krishan Dawee Pine) تھا۔ ویدوں کو جمع کرنے کی وجہ سے ان کا نام وید ویاس ہوا۔ شری وید ویاس دواپر یگ میں ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے ہی "مہا بھارت بھاگوت پران" بھی لکھا ہے۔ جس میں شری کرشن جی کے زمانہ میں ہونے والی اس جنگ کا ذکر ہے جو کوروؤں اور پانڈوؤں کے درمیان ہوئی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ جنگ سن عیسوی سے قریباً ایک ہزار سال قبل ہوئی —!!

غرض وید ویاس جی دواپر یگ میں ہوئے۔ اور یہ جنگل میں رہتے تھے اور وہیں ویدوں کو انہوں نے جمع کیا۔ اور اپنے بعض شاگردوں کو وید یاد کرائے۔ وہ وید جو ویاس جی نے اپنے شاگردوں کو یاد کرائے وہ مُول وید (اصلی وید) کہلاتے ہیں۔ مرور زمانہ کے ساتھ شاگردوں نے آگے اپنے شاگرد بنائے اور اُن کو وید زبانی یاد کرائے یہاں تک کہ ان میں ساتھ ساتھ کمی بیشی ہوتی گئی۔ اور کہا جاتا ہے کہ شری وید ویاس کے جمع کردہ اصل وید بھی اب دُنیا میں موجود نہیں۔ بلکہ موجودہ وید اصل ویدوں کی صرف شاخائیں (Branches) رہ گئی ہیں۔ اور اصل وید دُنیا میں کسی جگہ بھی موجود نہیں۔

ہندوستان کی قدیم تاریخ غیر محفوظ ہے

ملک لئے ہر واقعہ کے بارہ میں اہل ہنود تاریخ بالصراحت یہ کہہ دیتے ہیں کہ فلاں واقعہ [illegible] سال پرانا ہے اور فلاں واقعہ کروڑہا سال پرانا ہے۔

تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان میں کتابت کا زمانہ دو صد یا چار صد سال قبل شروع ہوا۔ اور اسی [illegible] وید۔ رامائن اور مہابھارت وغیرہ مشہور کتابیں [illegible] گئیں۔

ویدوں کے بعد براہمن گرنتھ نامی کتابوں کا نمبر ہے۔ ان کتابوں کو کئی (Brahmana) [illegible] (Th[illegible]) ہندو [illegible] [illegible] ہے۔ یہ کتابیں ویدوں کی تفسیر مانی جاتی ہیں۔ اور [illegible] دھرمیوں کا یہ کہنا ہے کہ یہ تفسیریں رشیوں اور منیوں نے خدا سے علم پاکر لکھی تھیں۔ اسلئے یہ ویدوں کا ہی حصہ [illegible]۔ [illegible] براہمن گرنتھ [illegible] [illegible] کہ وید [illegible] براہمن گرنتھ [illegible] چار [illegible] ہے۔

براہمن گرنتھ [illegible] کے بعد اپنیشدوں کا نمبر آتا ہے (Upanishads) اپنیشدوں میں کائنات [illegible] پیدائش۔ موت۔ روح اور خدا کی ہستی کے مسائل نجات کے حصول کی صورت ہے۔ ان پر [illegible] اپنیشدوں میں [illegible] ڈالی گئی ہے۔ ان کی تعداد میں [illegible] اختلاف [illegible]۔ مغربی علماء نے بعض اپنیشدوں کے ترجمے کئے ہیں جن میں ڈاکٹر (Ra[illegible]) [illegible] ڈاکٹر [illegible] اور [illegible] پروفیسر [illegible] کے ترجمے مشہور ہیں۔

اپنیشدوں کے بعد ان کتابوں کا نمبر ہے جن کو سمرتی (Smriti) یا دھرم شاستر کا نام دیا گیا ہے (Dharam Shastra) ان میں زیادہ مشہور منو دھرم شاستر یا منو سمرتی ہے۔ یہ ہندوؤں کے قوانین کی کتاب ہے۔ جس میں طرز رہائش عادات۔ ہندوؤں کے فرائض وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔

ان کے بعد پرانوں کا نمبر ہے۔ پرانوں سے پہلے [illegible] کتب میں یعنی ویدوں سے لیکر دھرم شاستروں تک [illegible] زیادہ تر دھارمک (مذہبی) کتب سمجھی [illegible]۔ لیکن پرانوں میں تاریخ [illegible] رشیوں اور [illegible] راجاؤں کے سوانح ہیں۔ اور ان کے حالات درج ہیں۔ اسلئے تاریخی لحاظ سے ان کی بڑی اہمیت ہے۔ پران تعداد میں ۱۸ ہیں۔ [illegible] والو [illegible] پران۔ بھاگوت پران اور بھوشیہ پران بہت [illegible] مانے جاتے ہیں۔

تاریخ [illegible] پتہ چلتا ہے کہ پران اس سے [illegible] درج [illegible] جبکہ ہندوستان پر گپت خاندان کی حکمرانی تھی۔ گپت خاندان کا زمانہ [illegible] ۳۲ [illegible] ۲۸۰ تک

پراکرتی میں چندر گپت [illegible] گپت [illegible] سکند گپت جیسے راجہ بھارت کی قسمت بنانے والے تھے۔ اسی دور میں مشہور شاعر کالیداس ہوا ہے۔ ہرش سین بھی گپت زمانے کا بہترین [illegible] ہے۔ کیارونی (Kumarila [illegible]) اور امر سنگھ جیسے مضمون نگار بھی اسی زمانے میں ہوئے ہیں۔ اور زیادہ تر پران اسی زمانہ میں لکھے گئے ہیں۔ ان پرانوں میں بھوشیہ پران بھی شامل ہے۔ جو گپت دور [illegible] لکھا گیا ہے۔ یہ پران ۱۹۱۰ء [illegible] بمبئی سے پہلی دفعہ جناب پرتاپ سنگھ مہاراجہ کشمیر کے حکم سے سنسکرت زبان میں شائع ہوا۔ اور اس کے بعد بمبئی سے کئی مرتبہ شائع ہو چکا ہے۔ کشمیر کے مہاراجہ کی طرف سے اس کا شائع کیا جانا ظاہر کرتا ہے کہ یہ نسخہ بھی اکا علم [illegible] ہی گیا تھا۔ اور اسی وجہ سے یہ مہاراجہ کشمیر کے پاس تھا۔ اور انہوں نے اسے شائع کیا ہے۔

اب دیگر پرانوں کے ساتھ بھوشیہ پران کا بھی ہندی زبان میں ترجمہ شائع ہو گیا ہے۔ جو شری رام شرما اچاریہ نے کیا ہے کہ شری رام شرما اچاریہ (Acharya) نے بھوشیہ پران کے [illegible] چاروں وید۔ ۱۰۸ اپنیشدوں [illegible] سمرتیوں اور ۱۸ پرانوں کے ترجمے اب تک کئے ہیں اس لئے ہندی کا یہ ترجمہ قابل اعتماد ہے۔ اور ایک اچھے ماہر عالم کا ترجمہ ہے۔ شری رام شرما اچاریہ سناتن دھرمی ہیں۔

اب ہم ذیل میں بھوشیہ پران کے وہ شلوک درج کرتے ہیں

یہ حوالہ بھوشیہ پران پرتی سرگ پروا (Prati Sarga Parwa) کھنڈ ۳ (Khand 3) ادھیائے ۲ (Adhyay No 2) شلوک ۱۷ تا [illegible] میں یوں درج ہے شلوک ۱۷ تا ۳۲ کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

۱۷ و ۱۸ اسی دوران میں راجہ ودشالی باہن (Bahan [illegible] Shali [illegible]) راجہ ہوا تھا۔ جو کہ راجہ گردا دتیہ کا پوتا تھا اس نے اپنے باپ کی وفات کے بعد ان کی حکومت پر قبضہ کیا تھا۔ چین اور تبت دیش کے بڑے بڑے بادشاہوں کو اس نے جیت لیا تھا۔ ۱۹ اسی طرح [illegible] دادہ کا سہ آبادی تھی خاندانوں [illegible] کو اس نے فتح کیا تھا۔ ہندوستان کی شمالی مغربی سرحد پر دادہ تک (Wa[illegible]) نام کی ایک پرانی آبادی تھی۔ ان کو ڈاکو ذات [illegible] نے فتح کیا تھا) اور ان [illegible] نے قبضہ کر کے انہیں سخت سزا کے قابل کر دیا تھا جیسی سزا [illegible]

۲۰ - ان نے آریوں کی علیحدہ حدیں مقرر کی تھیں۔ آریوں کی حکومت سندھ ستھان نام سے جانی [illegible]۔ (گویا اس وقت آریہ سندھ کے علاقہ پر [illegible] تھے)

۲۱ - اس وشالی باہن [illegible] سندھ سے پرے ملیچھوں کی جگہ مقرر [illegible] کا نام کا یہ راجہ وشالی باہن ہمالیہ کی کسی بلند چوٹی پر آیا تھا۔ اصل الفاظ ہم تنگ ہیں جس کے معنی برف کی چوٹی یا ہمالیہ کی چوٹی کے ہیں۔

۲۲ - [illegible] پہاڑوں کے درمیان میں بیٹھے [illegible] سے ہونے [illegible] ایک خوبصورت آدمی کو دیکھا۔ جو طاقتور راجہ تھا۔ اور [illegible] اعتقاد والا اور سفید پوشاک پہنے ہوئے تھا۔

۲۳ - اس کو دیکھ کر راجہ خوش ہوا۔ اور خوشی کے انداز میں اس خوبصورت آدمی سے پوچھا۔ آپ کون ہیں۔ اس نے جواب دیا۔ میں خدا کے بیٹا [illegible] سے ہی پیدا ہوا ہوں۔ اور مجھے ایشور کا پتر سمجھیے۔

۲۴ - میں [illegible] کے مذہب کا بیان کرنے والا ہوں۔ اور سچائی و صداقت کا بیان کرنے والا ہوں۔ اس کو راجہ (وشالی باہن) نے کہا آپ کا مذہب کیا ہے۔

۲۵ - اس نے یہ بات سن کر کہا کہ [illegible] [illegible]۔ صداقت [illegible] [illegible] کے تباہ ہو جانے پر [illegible] ملیچھ دیش کے لوگوں [illegible] سے دور ہو جانے پر میں مسیح ہو کر آیا ہوں۔

۲۶ - [illegible] لوگوں کے ڈرانے کے لئے [illegible] عیسیٰ مسیح ہو کر ظاہر ہوا ہوں [illegible] ملیچھ دیش میں مسیحیت کے مرتبہ کو حاصل کیا تھا

۲۷ و ۲۸ - [illegible] راجہ میں نے ملیچھوں میں اس مذہب کو نئے نام سے [illegible] کیا ہے [illegible] تاکہ [illegible] اور اپنے دل کو پاک و صاف کر کے [illegible] اپنے جسم کو بھی پاک صاف کر کے [illegible] [illegible] کے ورد میں [illegible] کر اس [illegible] خدا کی عبادت کرنی چاہیے۔ جس میں کوئی عیب نہیں انسان کو سچائی اور انصاف اور [illegible] کے ساتھ اس کی پوجا (عبادت) کو کرنا چاہیے۔

۲۹ - سورج منڈل (آسمان میں) قیام کرنے والے خدا کو وسائل سے پوجنا چاہیے۔ اور اس کی عبادت کرنی چاہیے وہ خدا ہمیشہ سے قائم ہے جس طرح سورج ہمیں قائم نظر آتا ہے۔

۳۰ - وہ خدا جو قائم ہے۔ تاہم ان چیزوں کا جو اس دنیا میں چلتی نظر آتی ہیں۔ [illegible] والا ہے [illegible] اس عمل سے ہی اس کی عبادت کے ذریعہ سے ہی [illegible] مسیحا ہو گیا۔

۳۱ - اور خدا کی صورت ہمیشہ دل میں حاصل ہو گئی۔ وہ خدا ہمیشہ سے پاک ہے۔ قدوس ہے۔ [illegible] اور خدا کی یہ صورت مجھے بھی پاک کرنے والی تھی) تب سے [illegible] میرا نام مشہور ہو گیا تھا

۳۲ - یہ سن کر اس راجہ وشالی باہن [illegible] ملیچھوں کے اس قابل عزت آدمی کو سلام کیا۔ اور اس کو ملیچھوں کی جگہ پر چھوڑ دیا۔

۳۳ - پھر راجہ وشالی باہن اپنی جگہ پر چلا گیا۔ اور اس [illegible] [illegible] کیا۔ ساٹھ سال [illegible] [illegible] کا [illegible] حاصل کرتے ہوئے فوت ہوا۔ (باقی)

دعائے مغفرت

خاکسار [illegible] برادرم محمود احمد صاحب امینی گوجرانوالہ کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترمہ [illegible] بیگم صاحبہ زوجہ مکرم منشی نور محمد صاحب مرحوم صحابی مسیح موعود علیہ السلام [illegible] مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۷۸ء بعمر [illegible] سال بقضائے الٰہی گوجرانوالہ میں وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب کرام مغفرت اور بلندی درجات کیلئے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرنے کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار شریف احمد امینی [illegible] دعوۃ و تبلیغ قادیان

تصحیح

اخبار بدر مجریہ [illegible] اگست [illegible] [illegible] مسعود [illegible] مہ کرامات کی فہرست میں نمبر [illegible] غلطی سے درج ہو گیا ہے۔ اس جگہ مکرمہ [illegible] الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب [illegible] کا نام درج ہے اس کے مطابق تصحیح کر لی جائے۔
(ایڈیٹر)

درخواست دعا

[illegible] [illegible] بدرالدین [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] کی حالت کے باعث [illegible] [illegible] انکار کر دیا گیا تھا۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] احباب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خاکسار [illegible] الرحمٰن قادیان

اہلِ کشمیر اسرائیلی الاصل ہیں

ایک تاریخی حقیقت اور اُس کا اعتراف!

مکرم بشیر احمد صاحب زاہد قلعہ صوبہ سنگھ

جناب محمد عبد اللہ قریشی صاحب لکھتے ہیں:-

"اقبال کشمیریوں کو یہودی تصور کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ان کی شکل و شمائل اور شکل و شمائل افغانوں سے ملتے ہیں جو بنی اسرائیل ہیں۔ اور اس معاملے میں ان کو یہاں تک غلو تھا کہ ایک مرتبہ انہوں نے یہ خیال بھی ظاہر کیا کہ لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند کے پاس ایک یادداشت بھیجی جائے کہ ... تم بھی اسرائیل ہو اور کشمیر کے لوگ بھی ... ان کو دہری غلامی سے نجات دلا کر نیکی اور ہمدردی کی مستقل یادگار چھوڑ جانا ہے۔"

(ماہنامہ ادبی دنیا مارچ ۱۹۴۹ء)

علامہ ڈاکٹر اقبال جناب مولوی نجم الغنی رامپوری کو لکھتے ہیں:-

"آپ کا خط اور اخبار الصحیفہ کی دو جلدیں ملیں۔ اس کے لئے سراپا سپاس ہوں۔ ... قوم افغان کی اصلیت پر آپ نے خوب روشنی ڈالی ہے۔ کتاب مذکور غالباً افاغنہ یقیناً اسرائیلی الاصل ہیں۔ ... امیر احمد شاہ رضوانی جو خود افغان ہیں ایک دفعہ مجھ سے فرماتے تھے کہ لفظ فغ ... قدیم فارسی میں بمعنی بت آیا ہے۔ اور افغان میں الف سالبہ ہے۔ چونکہ ایران میں بود و باش کے وقت افغان بت پرست نہ تھے۔ اس واسطے ایرانیوں نے انہیں افغان کے نام سے موسوم کیا تھا۔"

(انوارِ اقبال صفحہ ۲۸۴)

پھر لکھتے ہیں:

"میرے خیال میں ... کی پشتو زبان میں بہت سے الفاظ عبرانی نسل کے موجود ہیں۔ اگر تحقیق کی جائے تو مجھے یقین ہے کہ بہت بارآور ہو گی۔"

(انوارِ اقبال صفحہ ۲۸۴)

علامہ اقبال کے ان بیانوں سے ظاہر ہے کہ ان کے نزدیک کشمیری اور افغان دونوں ہی بنی اسرائیل ہیں۔ کشمیریوں اور افغانوں کا اسرائیلی الاصل ہونا وہ اصل ہے جس پر حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس امر کی بنیاد رکھی تھی کہ چونکہ بنی اسرائیل کے دس قبائل کو بخت نصر کے عہد حکومت میں فلسطین سے جلا وطن کر دیا گیا تھا۔ اس لئے وہ لوگ وہاں سے منتشر ہو کر افغانستان اور کشمیر آباد ہوئے تھے جن کی ہدایت و راہنمائی کے لئے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے حادثہ صلیب کے بعد چھپتے چھپاتے سفر اختیار کیا تھا اور بالآخر آپ اپنے فرض منصبی کو ادا کرنے کے بعد طبعی موت مرے اور کشمیر میں دفن ہوئے۔ جہاں آپ کا مقبرہ اب بھی زیارت گاہ خاص و عام بنا ہوا ہے۔

حضور علیہ السلام اپنی شہرہ آفاق کتاب "مسیح ہندوستان میں" میں رقم طراز ہیں:-

"بنی اسرائیل کے وہ دس فرقے جن کو شاہ سلمنسر شاہ اسور سامریہ سے سات سو اکیس ۷۲۱ برس پیشتر اسیر کر کے لے گیا۔ آخر وہ ہندوستان کی طرف آ کر اس ملک کے متفرق مقامات میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ اور ضرور تھا کہ مسیح اس سفر کو اختیار کرتا کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی اس کی نبوت کی علت غائی تھی کہ وہ ان گمشدہ یہودیوں کو ملتا جو ہندوستان کے مختلف مقامات میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ وجہ یہ کہ درحقیقت وہی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑیں تھیں۔ ... چنانچہ ڈاکٹر برنیئر نے بھی اپنی کتاب وقائع سیر و سیاحت میں کئی اہلِ علم کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ کشمیر کے باشندے دراصل یہودی ہیں جو تفرقہ شاہ اسور کے ایام میں اس ملک میں آ گئے تھے۔"

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۱۳)

پھر لکھتے ہیں:-

"حضرت مسیح علیہ السلام کا نصیبین کی طرف سفر کرنا اور پھر نصیبین سے افغانستان کی راہ سے ... افغانستان میں آ کر ان گمشدہ یہودیوں کو جو آخر افغان کے نام سے مشہور ہوئے حق کی طرف دعوت کرنا۔ افغان کا نام عبرانی معلوم ہوتا ہے لفظ ترکیبی ہے جس کے معنی بہادر ہیں۔"

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۶۱)

حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب "مسیح ہندوستان میں" میں مضبوط تاریخی، تمدنی اور لسانی شواہد کی بنا پر روز روشن کی طرح یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ کشمیری اور افغان واقعی یہودی الاصل ہیں۔ اور بنی اسرائیل ہیں۔ جن کی ہدایت کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام اس علاقہ میں تشریف لائے تھے۔ کیونکہ ان کا اپنا دعویٰ تھا کہ میں بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی طرف آیا ہوں۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام فرماتے ہیں:-

(الف) "میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں ہیں مجھے ان کو بھی لانا ہے اور وہ میری آواز کو سنیں گی۔ پھر ایک ہی گلہ ہوگا۔ اور ایک ہی چرواہا ہوگا۔" (یوحنا ۱۰/۱۶)

(ب) "میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔" (متی ۱۵/۲۴)

چنانچہ ... بنی اسرائیل کی

گمراہیوں کی بھیڑیں ... جن کی بابت ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ وہ بخت نصر کے عہد حکومت میں کشمیر اور افغانستان آ بسی تھیں۔ اس لئے ضروری تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام حادثہ صلیب سے قبل یا بعد ان کی طرف ... تشریف لاتے اور وہ آپ کی تبلیغ اور ماننے سے ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا والی پیشگوئی پوری ہوتی جو آپ کی بعثت اور ماموریت کی علت غائی تھی۔ لہٰذا یہ خیال کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام حادثہ صلیب سے قبل یا بعد آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے ... کے خلاف ہے۔

علامہ اقبال اس کا اظہار کرتے ہیں فرماتے ہیں:-

جہاں کی روح رواں لا الٰہ الا اللہ
مسیح و میخ و چلیپا یہ ماجرا کیا ہے
(بالِ جبریل)

جناب عبد الرحمٰن صاحب طارق اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

"جب اس جہان کا مقصد تخلیق اور اس کی روح رواں فقط توحید باری تعالیٰ اور عبادت حق ہے تو پھر مسیح ابن مریم کو تبلیغ توحید اور تلقین ایمان و تقویٰ کے جرم میں میخ و چلیپا (صلیب) سے کیوں دوچار ہونا پڑا۔"

(اشاراتِ اقبال صفحہ ۱۴۲)

علامہ ایک اور جگہ کہتے ہیں:-

"کبھی صلیب پہ اپنوں نے مجھ کو لٹکایا
کیا فلک کا سفر چھوڑ کر زمیں میں نے
(بانگِ درا)

فلک کی طرف سفر سے مراد ان امانت سے بہت اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں مسیح علیہ السلام کے درجات کی بلندی ہے۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ انہوں نے سر سید احمد خاں مرحوم کی وفات پر اپنے استاد جناب میر حسن شاہ صاحب سے جس آیہ کریمہ سے ان کی وفات نکالی تھی وہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طبعی موت پر بیانِ ناطق ہے۔

جناب فقیر سید وحید الدین فقیر صاحب رقم فرماتے ہیں:-

"ڈاکٹر صاحب کی نکالی ہوئی تاریخ وفات سر سید احمد خاں کی مزار پر کندہ کروائی گئی ہے۔ جواب موجود ہے ...... ڈاکٹر صاحب نے قرآن پاک کی آیت سے نکالی—

اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُکَ

۱۳۱۵ھ

آیۂ مبارکہ سورہ آل عمران پارہ تلک الرسل کا ایک جزو ہے۔ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے

اور قدروں کی اس خوشخبری کا اظہار کیا گیا ہے جس میں یہ یقین دلایا گیا ہے کہ وہی موت دینے والا ہے اور وہی درجات بلند کرنے والا اور پاک کرنے والا الزام اور بہتان طرازوں سے۔ یہ آیت حضرت مسیح علیہ السلام کی شان رفعت اور سیرت و کردار کی پاکیزگی کو بھی ظاہر کرتی ہے اور ان کے تہمت لگانے والوں کے مقابلہ میں کھلا چیلنج ہے۔

(روزگار فقیر جلد ۱ صفحہ ۱۲۵)

علامہ اقبال نے ان جملہ بیانوں سے اظہر من الشمس ہے کہ:-

(۱) کشمیری اور افغان یہودی الاصل اور بنی اسرائیل تھے۔

(۲) حضرت مسیح علیہ السلام کو یہودیوں نے صلیب پر لٹکایا تھا۔

(۳) حضرت مسیح علیہ السلام طبعی موت مر چکے ہیں۔

(۴) "متوفیک" کے معنی "تجھے موت دینے والا" کے ہیں۔

(۵) "رافعک الیّ" سے مراد اللہ تعالیٰ کی جناب میں عیسیٰ علیہ السلام کی شان کا بلند ہونا ہے۔

احمدیوں کی لندن کانفرنس پر مسیحی ردِ عمل

(محترم مولانا سید احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

پادری کے۔ ایل ناصر ایم۔ اے آنرز ڈی۔ ڈی گوجرانوالہ ادارہ تجلی کے نام عنوان مندرجہ بالا سے ۲۰ فروری ۱۹۷۸ء کو ایک مکتوب بھیجا اور اس کو ماہنامہ کلام حق گوجرانوالہ میں شائع کر دیا ہے۔ اس کے فقرے ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل ہیں:-

"غیر مذاہب اور احمدیت نے یورپ اور انگلستان پر بھرپور حملہ کر دیا ہے یقین کیا آپ محبان اور عقیدہ اور مسیحی خاموش رہیں گے۔ .... اب لندن میں احمدی ایک نیا ڈرامہ رچا رہے ہیں۔ کلام حق ان پر متواتر تبصرہ کرتا رہا ہے۔ اگر مسیحی کی سرزمین میں احمدیوں کو جواب ... نہ دیا گیا تو یہ ہماری شکست ہوگی۔ وہ انگلستان کو مسیحی خدا (مسیح) کی صلیبی ... کو تبدیل کرنے پر کمر بستہ ہیں۔ کیا آپ حضرات خاموش رہیں گے۔ ان ... آپ ... خدا اور ... کی تعلیم ... کے۔ ... ان کا اہتمام کریں۔ .... احمدیوں کے مقابلہ میں خاموشی اپنی شکست کے مترادف ہے۔ انگلستان اور یورپ کے مسیحیوں کو تیار کریں۔ وہ بھی اسی قسم کی کانفرنس کا اہتمام کریں"

(ماہنامہ کلام حق گوجرانوالہ ماہ اپریل ۱۹۷۸ء صفحہ ۲)

کیا یہ کسر صلیب کی بین اقرار ... اور اعتراف نہیں؟ کہاں وہ وقت تھا کہ انگلستان اور یورپ کے مسیحی پادری اور منا د اس ملک ہندوستان میں آ کر اسلام پر حملہ آور ہوتے تھے۔ اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر صلیب کا جھنڈا لگانے کے خواب دیکھا کرتے تھے۔ مگر آج یہ وقت آ گیا ہے کہ کاسر صلیب نے ایسے دلائل قاطعہ سے عیسائیت پر یلغار کی کہ اب عیسائیوں کو اسی انگلستان اور یورپ میں دفاع کے لئے مجبور ہونا پڑا اور مقابلہ کے لئے دوسروں سے امداد طلب کی جاتی ہے کہ اگر ہم خاموش رہے تو یہ ہماری شکست ہوگی۔

مسیح کی صلیبی موت ... حضرت مسیح محمدی علیہ السلام نے ایسے زبردست دلائل دیئے کہ عیسائی پسپا ہو گئے۔ اور اب احمدیت کی یلغار سے بچنے کی سکیمیں سوچنے کی فکر میں ہیں۔

سچ ہے:

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

درخواست دعا محترم ... صاحب ... سرینگر کی اہلیہ محترمہ ان دنوں سخت بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے اپریشن کا مشورہ دیا ہے لیکن مریضہ کی دوسری بیماریاں اپریشن میں مانع ہیں۔ جملہ بزرگان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو جلد سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار محمد کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ سرینگر

مکرم چوہدری فیض احمد صاحب کا انتقال پُر ملال (بقیہ صفحہ ۱)

سکول کی ہیڈ ماسٹری میں ... سالانہ نتیجہ نکالتے وقت پاس ... ہو جاتے اور کسی طالب علم کے فیل ہونے کو برداشت نہ کرتے۔ اور بار بار تلقین کرتے کہ بچوں کا دل مت توڑو ... اپنا ... سیدنا حضرت ... اللہ تعالیٰ کے حضور ... دعا ... کرتے ... سامنے رکھیں۔ افسوس کہ آپ کے اہل و عیال ... اولاد ... اور اقارب ... کے علاوہ اور غیر مسلموں سے ایک ... حلقہ کا مرکز ... دوست ... کے لئے ... اوجھل ہو گیا۔ چند دن کے اندر متعدد افراد کو اس ناگہانی وفات کی خبر خوابوں کے ذریعہ ہوئی۔ ایک نے دیکھا کہ حضرت ... ایدہ اللہ تعالیٰ کی ... کی خبر آئی ہے ... ناظر خلیفۂ وقت کا اسے ... نامزد ہوتا ہے۔ ایک نے دیکھا کہ ان کے مکان کی چھت ٹوٹ گئی ہے۔ ایک نے دیکھا کہ ناظر بیت المال آمد مقرر ہو گیا ہوں۔ طریق کار یہ ہے ... ناظر کی رخصت یا وفات یا سفر کے وقت کسی کا بطور ناظر مقرر ہونے تک ناظر اعلیٰ خود بخود ہی اس ناظر کا قائم مقام ہو جاتا ہے۔

مرحوم ... اکتوبر ۱۹۴۷ء تا مئی ۱۹۴۸ء جو احباب بھی قادیان میں ٹھہرے ... سلسلہ کے مرکز کا ... اور حضرت قمر الانبیاء رضی اللہ عنہ نے انہیں ہندوستان میں سلسلہ کی ... دیا تھا۔ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک اردو ... کو تحریر کیا تھا کہ اگر ... ملاقات ہو تو ... قادیان ... تحریر ... فرمایا ہے۔ ان کا ... شکفتہ ... تمام رنج دور ... سے نوازے۔

اس سے ان ... درویشوں کی ... اور تاریخ سلسلہ میں ان کے مقام کا علم ہوتا ہے۔ اور ان میں سے کسی ... بہت بڑا خلا پیدا کرتا ہے۔ ان میں سے جن کو ... ناظر ... کی قابلیت ... کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ افسوس ہے کہ گذشتہ ... محترم ... مولوی عبد الرحمن صاحب ... اور محترم ... عطاء الرحمن صاحب کے بعد یہ تیسرا حادثہ ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ... دیگر ذمہ وار ... کو صحت و سلامتی والی زندگی عطا کرے تا ... ان کے ... کو سنبھالنے کے اہل ہو جائیں اور ہر ایک کی وفات سے پیدا شدہ خلا کو اپنے فضل و رحم سے پورا فرماتا رہے۔

مرحوم کے جنازہ غائب کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بمقام ... تار کے ذریعہ .... عرض کیا گیا ہے۔

عزیزہ راشدہ ... کی ... صاحب ... آپ نے ... بتایا ... کا ... عزیزہ صادقہ ... ایک ... شادی ... پھر آپ نے عزیزہ ... سید ... ایک بیٹا ... ولادت کے ... وفات پا گیا ... احباب ... اللہ تعالیٰ ان ... کو صبر جمیل عطا کرے ... مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ...

اخبار قادیان

— محترم مولوی محمد حفیظ صاحب بقا پوری ایڈیٹر ہفت روزہ بدر قادیان اپنے علاج کے سلسلہ میں ... ہیں۔ مرض کی ہڈی میں ... ہوتا ہے۔ اور ... شروع ہو گیا ہے۔ احباب محترم موصوف کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محترم مولوی صاحب کی بیٹی ... صاحبہ نے بی۔ ٹی کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین۔

— رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں بعد نماز ظہر تا عصر مورخہ ۲۹، ۳۰ اگست کو محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے مورخہ ۳۱ اگست ... مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم ... اور مورخہ ۲، ۳ ستمبر کو مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے قرآن کریم کا درس دینے کی سعادت حاصل کی۔ ۴ ستمبر قرآن کریم کے درس کا آخری ... اس دن درس کے اختتام پر بعد نماز عصر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے مسجد اقصیٰ میں اجتماعی دعا فرمائی۔ اسی طرح رمضان المبارک میں روزانہ ... نماز فجر مسجد مبارک میں محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی حدیث بخاری شریف کا اور مسجد اقصیٰ میں محترم مولوی عنایت اللہ صاحب فاضل درس دینے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مسجد اقصیٰ میں ۲۶ رمضان المبارک سے مکرم بشیر الدین صاحب انڈونیشین نے اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل کی۔

مکرم مرزا منور احمد صاحب درویش کے بیٹے مرزا منظور احمد کو بخار میں افاقہ ہے کمزوری کافی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

اعلان بابت رشتہ ناطہ

از طرف نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے فیصلہ کے مطابق شعبہ رشتہ وناطہ چونکہ اب نظارت دعوۃ و تبلیغ سے منسلک ہو چکا ہے اور رشتہ وناطہ کے تعلق میں احباب جماعت کی رہنمائی اسی نظارت سے کرنی ہوتی ہے اس لئے رشتہ وناطہ کے تعلق میں تعاون اور رہنمائی کے لئے جملہ خط وکتابت نظارت ہذا سے ہی کی جایا کرے۔ عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام بھی اس امر سے احباب جماعت کو بار بار مطلع کرتے رہیں۔

نیز احباب کرام بچوں کے کوائف ارسال کرتے وقت مندرجہ ذیل امور کو محفوظ رکھا کریں:—

(۱) نام۔ (۲) ولدیت۔ (۳) عمر۔ (۴) تعلیم۔ (۵) صحت۔ (۶) شکل و صورت۔ (۷) روزگار کی صورت۔ (۸) آمد ماہوار یا سالانہ۔ (۹) سکونت۔ (۱۰) قومیت (۱۱) دیگر متفرق امور۔

اس اعلان کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ احباب جماعت ناواقفیت کی بناء پر رشتہ و ناطہ کے بارہ میں نظارت امور عامہ سے خط وکتابت کرتے ہیں۔ اور نظارت امور عامہ کو وہ خطوط نظارت ہذا کو بھجوانے پڑتے ہیں۔ اس لئے بعض مرتبہ احباب کو جواب دینے میں دیر ہو جاتی ہے۔ اگر اس بارہ میں احباب جماعت براہِ راست نظارت ہذا سے ہی خط وکتابت کریں تو نظارت ہذا جلد رشتہ وناطہ کے امور میں مناسب رہنمائی کر سکتی ہے۔

امید ہے کہ احباب جماعت، عہدیداران ومبلغین کرام رشتہ وناطہ سے متعلق جملہ امور کے بارہ میں نظارت ہذا سے ہی خط وکتابت کیا کریں گے۔ اور نظارت ہذا کو اپنا پورا پورا تعاون دے کر ممنون فرمادیں گے۔

پروگرام دورہ مکرم فرید احمد صاحب انسپکٹر وقف جدید

جماعت ہائے احمدیہ اتر پردیش کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم فرید احمد صاحب مورخہ ۱۵ر ستمبر ۱۹۷۸ء سے مندرجہ ذیل جماعتوں میں وصولی چندہ وقف جدید اور حصول وعدہ جات کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ جملہ احباب جماعت اور عہدیداران کرام سے درخواست ہے وہ انسپکٹر صاحب کے ساتھ کما حقہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱۵/۹/۷۸	ہاپوڑ	۲۴	½	۲۴
لکھنؤ	۱۶/۹/۷۸	۱	۱۷	میرٹھ	۲۴	۱	۲۵
شاہجہانپور۔کٹھیا	۱۷	۲	۱۹	انچولی	۲۵	۱	۲۶
بریلی	۱۹	۱	۲۰	انبیٹھ	۲۶	۱	۲۷
امروہہ	۲۰	۲	۲۲	قادیان	۲۸/۹/۷۸	-	-
دہلی	۲۲	۲	۲۴	—	—	-	—

فہرست نمبر ۲۵

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت احمدیہ وشاکھاپٹنم (آندھرا)

مندرجہ ذیل عہدیداران جماعت احمدیہ وشاکھاپٹنم کے انتخاب کی ۳۰ر اپریل ۱۹۸۰ء تک نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ عہدیداران کو اپنے فضل وکرم سے بہتر رنگ میں دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے آمین۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

صدر جماعت : مکرم رحیم خان صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ : ر طاہر احمد صاحب عارف۔
سیکرٹری مال : ر عرفان احمد صاحب انعام۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا سفر ناروے (بقیہ)

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اسلام کا اپنا ایک عظیم حسن ہے جو دوسروں کو گرویدہ بنا لیتا ہے لیکن عیسائیت اپنی دلکشی کھو چکی ہے۔ کیونکہ اس کا دور ختم ہو چکا ہے۔

دوسرے اخبار MORGEN BLADET نے اس عنوان سے خبر چھاپی: "کیا ناروے عیسائیت کو چھوڑ دے گا" تیسرے اخبار نے یہ عنوان باندھا: "ناروے کے لوگ مسلمانوں کی تبلیغ سے عیسائیت کو چھوڑ دیں گے" ان دونوں اخباروں نے مذکورہ بالا اخبار کی طرح ہی حضور کی تصویر کے ساتھ دیسے ہی خبر شائع کی جس کا خلاصہ اوپر پیش کیا ہے۔ لیکن چوتھے اخبار "NATIONEN" نے انسان اور مذہب کے عنوان سے حضور کی پریس کانفرنس کا مختصر مگر بڑے موثر الفاظ میں ذکر کیا۔

اب کل صبح سویرے انشاء اللہ حضور کی سویڈن کو روانگی ہے۔ دوست دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کا یہ دورہ ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور کامیاب ہو اور کامرانیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

آمین

(الفضل ۱۷ر اگست ۱۹۷۸ء)

محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی کی وفات (بقیہ صفحہ ۱)

اور دوسری بیٹی مکرمہ صادقہ پروین صاحبہ آپ کی دوسری بیوی کی یادگار ہیں۔ جو مکرم مبرور احمد صاحب چیمہ ابن مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ ناصر آبادی کے ساتھ بیاہی ہوئی ہیں۔ آپ نے اپنی دونوں بیویوں کی وفات کے بعد محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ ہیڈ مسٹریس نصرت گرلز ہائی سکول قادیان سے تیسری شادی کی۔ ان کے بطن سے ایک بیٹا پیدا ہوا جو پیدائش کے معاً بعد فوت ہو گیا۔

ادارہ ہذا اس موقعہ پر محترم چوہدری صاحب کے جملہ پسماندگان کرام سے دلی تعزیت کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور آپ کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325/52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مچھلیا بازار۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

انشاء اللہ مورخہ ۵-۶ر اکتوبر ۷۸ء کو منعقد ہوگا

انشاء اللہ امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۵-۶ر اکتوبر ۷۸ء بروز جمعرات و جمعۃ المبارک منعقد ہوگا۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت مندرجہ ذیل امور کی طرف خاص توجہ دیں تاکہ قبل از وقت اجتماع کی پوری تیاری کی جا سکے۔

(الف) جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت چندہ اجتماع جلد از جلد مرکز میں ارسال فرمائیں تاکہ اجتماع کے اخراجات کا اندازہ لگایا جا سکے۔

(ب) قائدین حضرات اجتماع میں شرکت کے لئے اپنے اپنے نمائندے بھجوائیں اور ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(ج) اجتماع سے قبل اپنی اپنی مجالس کی رپورٹ بھی مرکز میں ارسال فرمائیں۔ تاکہ اجتماع کے موقعہ پر کارگزاری کا جائزہ لیا جا سکے۔

(د) نمائندگان مجالس کا مورخہ ۴ر اکتوبر کی شام تک مرکز میں پہنچ جانا ضروری ہے۔

دینی امتحان

جیسا کہ متعدد بار اخبار بدر کے ذریعہ مطلع کیا جا چکا ہے کہ خدام کے علمی و تربیتی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے امسال سے دینی امتحان کا سلسلہ بھی جاری کیا ہے۔ اور بذریعہ سرکلر مجالس کو قبل از وقت اس سے آگاہ بھی کیا جا چکا ہے اور جن جن مجالس نے نصاب سے متعلق کتب منگوائی ہیں انہیں بھیجی جا چکی ہیں۔ اور مزید بھیجی جا رہی ہیں۔ لہٰذا قائدین حضرات مندرجہ ذیل امور کی طرف خاص توجہ دیں:-

(الف) دینی امتحان برائے خدام و اطفال مورخہ ۲۴ر ستمبر بروز اتوار ہوگا۔

(ب) امتحان میں جملہ خدام و اطفال کی شرکت ضروری ہے۔

(ج) خدام کے لئے سوال کا پرچہ مرکز سے مقررہ تاریخ سے قبل ارسال کر دیا جائے گا۔

(د) بعد امتحان ۲۵ر ستمبر کو تمام پرچہ جات بذریعہ رجسٹری مرکز میں بھجوا دیئے جائیں۔ تاکہ اجتماع سے قبل پرچہ جات چیک ہو سکیں۔ اور نتائج کا اعلان کیا جا سکے۔

(ھ) اُردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ بنگالی۔ اڑیہ۔ ملیالم میں جوابات تحریر کئے جا سکتے ہیں۔

(و) اطفال کا امتحان چونکہ زبانی ہوگا لہٰذا قائدین حضرات اپنی اپنی سہولت کے پیش نظر اس کا انتظام فرمالیں۔ اور بعد امتحان اطفال کے نمبرات سے آگاہ فرمائیں تاکہ نتائج کا اعلان کیا جا سکے۔ کل نمبرات ۱۰۰ ہوں گے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی یو۔ ابوبکر صاحب انسپکٹر وقف جدید

صوبہ کیرالہ۔ تامل ناڈو۔ آندھرا۔ کرناٹک۔ مہاراشٹر۔

جملہ جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی یو۔ ابوبکر صاحب انسپکٹر وقف جدید مورخہ ۱۰ر ستمبر ۷۸ء سے وصولی چندہ وقف جدید اور حصول وعدہ جات کے سلسلہ میں دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ عہدیداران جماعت و احباب کرام اُن سے پورا پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

نوٹ:- انسپکٹر صاحب موصوف اپنے پروگرام سے جملہ جماعتوں کو خود مطلع کرتے رہیں گے

ان جماعتوں کے اسماء درج ذیل ہیں:-

کوڈیا تھور۔ کوڈالی۔ منانور۔ مرکرہ۔ ویراج پیٹ۔ موگرال منجیشور۔ پینگاڈی۔ کینانور۔ کرلائی۔ ٹیلی چری۔ بڈاگرا۔ کالیکٹ۔ پتھہ پیریم۔ وانیم بلم۔ کرولائی۔ مریاکنی۔ الانور۔ منارگھاٹ چیلاکرا۔ بیریہ۔ آرآپورم۔ کروناگاپلی۔ آدی ناڈ۔ ایلی۔ کوئلون۔ ٹرونڈرم۔ کوٹار۔ ستان کولم۔ یشنکرن کوئل۔ میلاپالیم۔ مدراس۔ حیدرآباد۔ سکندرآباد۔ چنڈاپور کاماریڈی۔ عادل آباد۔ حیدرآباد۔ گلبرگہ۔ دیودرگ۔ تیماپور۔ شوراپور۔ یادگیر۔ اُوٹکور۔ چنتہ کنٹہ۔ دڈمان۔ محبوب نگر۔ جڑچرلہ۔ شادنگر۔ حیدرآباد۔ ظہیرآباد۔ عثمان آباد۔ بمبئی۔ سادنت واڑی۔ نندگڑھ۔ گندھی گواڑ۔ بیلگام۔ لونڈہ۔ ہبلی۔ سوربہ۔ ساگر۔ شیموگہ۔ بنگلور۔ کوڈیا تھور

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

احمدی بچے وقف جدید کا سارا بوجھ اُٹھالیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"مَیں آج احمدی بچوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے رسولؐ کے بچو! اُٹھو اور آگے بڑھو۔ اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقفِ جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اُسے پُر کر دو۔ اور اس کمزوری کو دُور کر دو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے۔ کل سے مَیں اس مسئلہ پر سوچ رہا تھا میرا دل چاہا کہ جس طرح ہماری بہنیں بعض مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کرتی ہیں اور سارا ثواب مَردوں سے چھین کر اپنی جھولیوں میں بھر لیتی ہیں۔ اسی طرح پر اگر خدا تعالیٰ احمدی بچوں کو توفیق دے تو جماعت کے بچے وقفِ جدید کا سارا بوجھ اُٹھالیں"

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواست ہائے دُعا

(۱) جیسا کہ بدر مجریہ ۲۴ر ۸ر ۷۸ء میں اعلان کیا جا چکا ہے کہ برادرم سیٹھ نثار احمد صاحب چنتہ کنٹہ کے ہاں پہلی بچی تولد ہوئی ہے۔ اس خوشی میں موصوف نے مبلغ ۳۵/- روپے مندرجہ ذیل مدات میں جمع کروائے ہیں درویش فنڈ ۱۵/- روپے۔ شکرانہ فنڈ ۱۵/- روپے۔ اعانت بدر ۵/- روپے۔ احباب اُن کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دُعا فرمائیں۔ (خاکسار: محمد کریم الدین شاہد قادیان)

(۲) خاکسار کی بچی عزیزی نصرت پروین سلمہا اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال بی۔ ایڈ کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں جمع کرواتے ہوئے اس کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہوں۔

(خاکسار رشیدہ بیگم اہلیہ مکرم محمد سعید صاحب انور مونگھیر مرحوم)

(۳) (الف) خاکسار کی بیٹی عزیزہ نعیمہ بیگم سلمہا اللہ جس کے پیٹ کا بمبئی میں اپریشن ہوا تھا۔ ۲۱ر اگست کو ہسپتال سے ڈسچارج ہو گئی ہے۔ کمزور ہے۔ علاج جاری ہے۔ ڈاکٹروں نے سفر کی ابھی اجازت نہیں دی۔ عزیزہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے احباب کرام دُعا فرمادیں۔

(ب) خاکسار کی بہو عزیزہ شمیم بیگم سلمہا اللہ کا چار ماہ قبل بمبئی میں اپریشن ہوا تھا۔ اپریشن تو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا۔ مگر پیٹ میں ابھی بھی تکلیف رہتی ہے۔ چار چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ احباب کرام عزیزہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے بھی دُعا فرمادیں۔

(ج) خاکسار کے والد صاحب مکرم سیٹھ محمد ابراہیم صاحب الہٰی راولپنڈی جن کی عمر اب ۸۰ سال سے متجاوز ہے بوجہ پیشاب کی تکلیف کے بیمار ہیں۔ کافی کمزور ہو گئے ہیں۔ مکرم والد صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اُن کا مبارک سایہ ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

(خاکسار: شریف احمد امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

اخبار احمدیہ (بقیہ صلا)

امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر عید الفطر کی نماز پڑھائی۔ بعدہٗ خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے فرمایا کہ انسان کی طبعی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی زندگی میں خوشی کے دَور آتے رہیں۔ اور عید کا لفظ بھی بار بار لوٹ کر آنے کے معنوں میں آتا ہے لیکن حقیقی عید اور خوشی وہ ہے جس سے رُوح تسکین حاصل کرے آخر میں آپ نے حضور ایدہ اللہ کے قیام لنڈن کے ایک تازہ خطبہ جمعہ کا خلاصہ بھی سُنایا جس میں حضور نے خلافتِ احمدیہ کی برکات اور منافقین کی وسوسہ انگیزی کا ذکر فرمایا تھا۔ خطبہ کے بعد آپ نے ایک لمبی اجتماعی دعا کرائی بعد ازاں احباب نے ایک دُوسرے کو مبارکباد عید دی۔ فالحمد للہ